"اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ ساری دُنیا
سے اپنے ایک ہی عزیز ترین دوست
کا نام بتائیں تو میں بلا تامّل کہوں گا کہ
وہ ہیں سید الطاف حسین گیلانی"

پروفیسر محمد طاہر القادری

سید الطاف حسین گیلانی

اللہ نے بھیجا ہے پنجتن کا سفینہ
ڈوبیں گے ہرگز نہ طلبگارِ محمد ﷺ

چارہ بخش

مجموعہ حمد و نعت

سید الطاف حسین گیلانی

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	چارۂ بخشش (مجموعہ حمد و نعت)
مصنف	سید الطاف حسین گیلانی
سال اشاعت	اکتوبر 2006ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z102
قیمت	-/150 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

ترتیب

انتساب	مصنف	7
تحدیثِ نعم	مصنف	9
گہر ہائے ثناء	سید نصیر الدین نصیر گیلانی گولڑوی	15
زرِ خالص	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری	17
"چارۂ بخشش" ایک ارمغانِ نعت	پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید	21
"چارۂ بخشش" ایک اَلوہی عطیۂ نعت	پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی	23
فرمان رسول مقبول ﷺ		31
حمد و دعا	مرا دل رہے محوِ ذکرِ خدا، حق لا الٰہ الا اللہ	33
"	یارب تری رحمت سے ہوئے حمد سرا ہم	39
"	تجھ سے چاہوں میں دوستی یارب	43
"	نیساں کی گھٹا چھائی ہے پھر رحمتِ رب سے	45
"	طاعت سے تیری لوگ جو مجدود ہو گئے	47
سلام بحضور سیدِ عالم ﷺ	اے شفیع المذنبیں، تجھ پر سلام	49
چاہتیں	تجھ سے یارب میں بہرِ آن عنایت چاہوں	55
اللہ کی اطاعت تحفۂ جنت	اللہ تو واحد ہے، تو ہی بالا و برتر	63
نعتِ رسولِ مقبول ﷺ	وہ دل نہیں نہ جس میں ہو الفت حضور ﷺ کی	71
"	ہجر کے لمحے ستائیں، مرے مکی مدنی ﷺ	79

''	جان ودل سے ترا دیوانہ گزر جائے گا	81
''	دمِ آخر ترا اے کاش نظارا ہوتا	82
''	جاں مری آپ پہ قربان رسولِ مدنی ﷺ	83
''	تسلیم کرے جو نہ تجھ کو حکم	84
''	اے بادِ صبا جانا، پیغام مرا دینا	85
''	تیرے مئے خانۂ وحدت سے پیئے جاتا ہوں	87
''	واہ حُسن ترا، محبوبِ خدا، سبحان اللہ، سبحان اللہ	89
''	مئے خانہ ترا آباد رہے اے میرے نبی ﷺ	91
''	نہ میں پہنچوں، نہ وہ آئیں	92
''	نعت سے تیری مرا کام ہوا جاتا ہے	93
''	نہیں کوئی ثانی ترا میرے آقا ﷺ	95
''	سارے عالم میں ترا راج مدینے والے	97
''	آ گیا پھر بہار کا موسم	99
''	دل میں تجھ کو بسا لیا میں نے	101
''	نور آیا نور لایا	103
''	کرم ہے کرم ہے کرم میرے آقا ﷺ	104
''	خوشی سے آنکھوں کے جام چھلکے	105
''	میں سوندی تے روندی روندی آں	107
''	برتر ہے خلائق میں تُو محبوبِ الٰہی	109
''	تیری چوکھٹ پہ مر گیا ہوتا	111

''	آپ جیسا تو نہیں، کوئی حسیں، کوئی حسیں	113
''	لوگ کہتے ہیں "بے سہارا ہے"	115
''	آنکھیں ہیں مری تشنۂ دیدار محمد ﷺ	117
''	اے ساقیٔ دلدار مدینے کے شہنشاہ	121
''	قربان تری شان پہ اے شاہِ مدینہ	123
''	جام آنکھوں سے پلا اور پلا اور پلا	125
''	دن رات میں آہیں بھرتا ہوں	128
''	کچھ فکر نہیں مجھ کو حضور آپ ﷺ کے ہوتے	129
''	اک خدا کا پیام لے آئے	131
''	حضور آپ ﷺ سے کب ملاقات ہوگی؟	137
منقبت درشان حضرت علی	مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا	141
''	ترس رہی تھی جبینِ خیبر	145
منقبت درشان حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء	نورِ عینین ِ نبی ﷺ آپ ہیں دادی اماں	147
منقبت درشان سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی	اے آلِ عبا، دُرِ عدنانی، یا عبدالقادر جیلانی	149

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

انتساب

اللہ کریم جل شانہٗ

اس کے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اہلبیتِ اطہار اور جمیع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت میں سرشار اپنے

انتہائی درویش منش اور ولی کامل دادا حضرت پیر سید حشمت الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(مدفون موضع سریہ تحصیل ہری پور ضلع ایبٹ آباد)

کے نام

جن کے نسبی فیض اور روحانی توجہ سے

اس ناچیز

کو اتنے بڑے اور نازک کام کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆☆☆

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَحدیثِ نِعَم

اللہ جلَّ وعلیٰ کے عظمت والے پاک نام سے جس کی توفیق اور رحمتِ بیکراں کے طفیل سعادتِ نعت گوئی نصیب ہوئی۔ سچ تو یہ ہے کہ جب کبھی اپنے گریبان میں جھانکتا ہوں تو اپنے تئیں اِتنے بڑے اور نازک کام کے لئے قطعی بے علم اور نا اہل پاتا ہوں۔ کم علمی اور فنِ شاعری سے ناآشنائی قدم قدم پر دامن گیر رہی۔ مگر بھلا ہو اُس جذبۂ شوق کا جو صاحبانِ علم و فن سے بصد عجز و نیاز راہنمائی حاصل کرتا آگے بڑھتا چلا گیا اور بالآخر اِس مجموعہ کی طباعت و اشاعت کا باعث بنا۔

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ کوئی شخص خواہ کتنا ہی صاحبِ علم و فن ہو وہ محض اپنی علمیّت کے بل بوتے پر نعت کا ایک شعر بھی اُس وقت تک نہیں لکھ سکتا جب تک کہ اُس پر آقائے دوجہاں ﷺ کا خصوصی کرم نہ ہو۔

اس حوالے سے سوچتا ہوں تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا کہ مجھے حضور ﷺ نے اپنے کرم سے نوازتے ہوئے اپنے نعت نگاروں میں شامل فرمالیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ، محبوبِ خدا حضرت محمد ﷺ، اہلبیتِ اطہار اور جمیع صحابہ کبار رضوانُ اللہ علیہم اَجمعین کے ساتھ دعوئ محبت نبھانے میں اسلاف کے کردار اور پھر اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں کی طرف دیکھتا ہوں تو لرز جاتا ہوں۔ پھر سوچتا

ہوں کہ ذاتِ باری تعالیٰ اور اس کی محبوب ہستیاں تو سبھی کی سانجھی ہیں۔ جن سے پیار کا استحقاق تو ہر ایک کو حاصل ہے۔ کیونکہ پیار تو عین حقیقت ہے، پیار وصفِ ربوبیت ہے، پیار تقاضائے عبُودیت ہے۔ پیار باعثِ تخلیقِ جہاں، پیار سائرِ لامکاں، پیار مقصودِ خدا، پیار سنّتِ مصطفی ﷺ، پیار دین، پیار دھرم، پیار اللہ تعالیٰ کا کرم، پیار خدا کی سوغات، پیار روحِ کائنات، پیار شیوۂ پیغمبری، پیار شانِ دلبری، پیار نورِ ہدایت، پیار معراجِ عبادت، پیار مومن کی شان، پیار رشتوں کی جان، پیار مدرّسِ آداب، پیار اصلِ حیات، پیار باعثِ نجات، پیار ذریعۂ تبلیغِ دیں، پیار ایثار و قربانی، پیار رُوح کی غذا، پیار خوشبوئے لافنا، پیار گوہرِ تابدار، پیار دل کا قرار، پیار دین کی اساس، پیار مومن کی میراث، پیار جُزوِ ایمان، پیار مومن کی پہچان، پیار اللہ کا انعام، سچ تو یہ ہے کہ پیار بنائے لاالٰہ، پیار پس منظرِ کرب وبلا اور پیار میں ہی سرتن سے جُدا ہے......

بات تو چلی تھی پیار کی مگر یہ اشکباری کیونکر؟

لگتا ہے دونوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ عشق اور اشک لازم و ملزوم ہی تو ہیں۔ کیونکہ جب بحرِ عشق سے سحابِ آہ و فغاں اٹھتے ہیں تو چرخِ چشم میں جا کر بوجھل ہو جاتے اور اشکوں کی صورت، دامانِ فریفتگاں میں ٹپکنے لگتے ہیں۔ بدیں سبب، عشق کا آغاز اشک، عشق کا انجام اشک، شادیٔ وصل میں اشک، غمِ ہجراں میں اشک، پیار ایک جذبۂ پاکیزہ، آنسو جس کا نتیجہ ہیں۔

آخر یہ رونا ہے کیا؟.........

رونا عاجزی ہے جو کہ اللہ کو بہت پسند ہے۔ رونا باعثِ تزکیۂ نفس ہے۔ رونا چارۂ بخشش ہے۔ رونا اعترافِ بے بسی و بے چارگی ہے۔ رونا ذریعۂ استعانتِ الٰہی

ہے۔ رونے سے تعلق باللہ میں اُستواری ہے۔ رونا آنکھوں کی طہارت اور رونا بے ریا عبادت ہے اور آنسو وہ جواہر تابدار ہیں جن کا خود خدا خریدار ہے۔

پھر پیار اور گریہ کا رشتہ کیا ہے؟..........

پیار ایک ساز ہے گریہ وزاری اس کی آواز۔ پیار کو "سازِ دل" بھی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کا تعلق دل سے ہے۔ اس "سازِ دل" کے بھی دو نام ہیں۔

۱۔ سازِ عشقِ حقیقی　　۲۔ سازِ عشقِ مجازی

سازِ عشقِ حقیقی کے تاروں سے نکلی صدائے گریہ وزاری حمد و ثنا و نعت کہلاتی ہے۔ جب کہ سازِ عشقِ مجازی سے نکلی آوازِ آہ و بکا غزل بن جاتی ہے۔

بعینہٖ ایک ہجر گرفتہ، دل شکستہ، کُشتۂ محبت کے عشقِ حقیقی اور گریہ وزاری کے اِمتزاج سے صورت گیرِ تخلیق حمد و نعت بن گئی جو کہ "چارۂ بخشش" کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔

شعر گوئی سے میرا واسطہ نہ تو زیادہ پرانا ہے اور نہ مسلسل ہی۔ ستم ہائے روزگار کڑی رکاوٹ رہے۔ اس لئے اگرچہ مواد کسی طرح ایک مجموعۂ نعت کی مناسب ضخامت کا حامل نہیں ہے۔ مگر پھر بھی نہایت عُجلت سے اِسے چھپوا دینے کے درپے ہوں۔ سوچتا ہوں کہ نہ جانے کب کوچ کا نقارہ بج اٹھے اور یہ بکھرے موتی سمیٹنے کا موقع بھی نہ مل سکے۔

حدیث پاک میں آیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِیْ قَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرِ سَبِیْلٍ وَ عُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ لِیْ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا

تَحُدِثُ نَفُسَکَ بِالْمَسَآءِ وَ اِذَا اَمُسَیْتَ فَلَا تَحُدِثُ نَفُسَکَ بِالصَّبَاحِ وَ خُذُ مِنُ صِحَّتِکَ قَبُلَ مَرُضِکَ وَ مِنُ حَیَاتِکَ قَبُلَ مَوُتِکَ۔

ترجمہ :ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا کہ دنیا میں کسی مسافر یا راہ گیر کی طرح رہو اور خود کو قبر والوں میں شمار کرو، مجاہد کہتے ہیں کہ پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اگر صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ بیماری آنے سے پہلے صحت سے اور موت آنے سے پہلے زندگی سے فائدہ حاصل کرو۔ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کل تم زندہ رہو گے یا تم مرجاؤ گے۔

(مشکٰوۃ شریف صفحہ ۴۵۰)

میرا جی چاہتا ہے کہ میرے یہ پیار بھرے نغمے زباں زدِ عام ہو جائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعت نگاروں میں میرا بھی نام ہو جائے، کیونکہ یہی میری زیست کا حاصل اور یہی میری آخرت کا سرمایہ ہے۔

اب جب کہ میرے اس مجموعۂ حمد و نعت کی اشاعت کی گھڑیاں قریب تر ہوتی جا رہی ہیں تو مجھے اپنے نہایت ہی شفیق، استاذِ محترم و مکرم، سرمایہ اردو ادب پروفیسر محمد حیات خان سیال مرحوم و مغفور، سابق ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ شعبہ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج جھنگ کی یاد شدت سے آرہی ہے جنہوں نے میری انگلی پکڑ کر مجھے اردو ادب کے میدان میں چلنا ہی نہیں سکھایا بلکہ میرے سینے میں اردو ادب سے محبت کی وہ شمع روشن کی جسے حوادثاتِ زمانہ کی تند و تیز آندھیاں بھی بجھا نہ سکیں......

خداوند کریم بہ طفیل پنجتن پاک انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

اس مرحلہ پر میں اپنی اشک بار آنکھوں سے اپنے محسن اور نہایت ہی محترم بزرگ

اور سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب حفیظ تائب مرحوم کیلئے تہہ دل سے دعا گو ہوں جنہوں نے انتہائی ضعیفی، ناتوانی اور علالت کی حالت میں بھی ہمیشہ مجھے وقت دیا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

علاوہ ازیں میں بصد عقیدت و احترام اپنے خانوادۂ مشائخ کے چشم و چراغ، شاعرِ ہفت زُبان، خسروِ اقلیمِ سخن، شہزادۂ غوث الورا حضرت پیر سیّد نصیر الدین نصیر گیلانی گولڑوی اور نابغۂ عصر، علاّمۃُ الدّہر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا انتہائی مشکور ہوں کہ جنہوں نے اپنی گُوناگُوں مصروفیات کے باوجود "چارۂ بخشش" کے مطالعہ کیلئے وقت نکالا اور اپنے مشفقانہ تاثرات سے نوازا......

نیز میں برصغیر پاک و ہند کے شہرۂ ور ادیب و شاعر جناب پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی اور نامور نعت گو شاعر و نقاد جناب پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ جنہوں نے "چارۂ بخشش" پر اپنے بصیرت افروز مضامین سے نوازا۔

آخر میں اپنے برادرِ طریقت، محبِّ سرکارِ گولڑہ جناب محمد افضل خاکسار کا بطور خاص شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کے چمنستانِ علم و فن سے خوشہ چینی اور قدم قدم پر جلائی گئی رہنما مشعلوں سے مجھے منزل مقصود تک رسائی نصیب ہوئی۔

خداوندِ کریم سے دعا ہے کہ حصولِ بخشش کیلئے اس چارہ جوئی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

طالبِ دُعا

سید الطاف حسین گیلانی

نسیما جانبِ بطحا گزر کن
زِ احوالم محمد ﷺ را خبر کن
توئی سلطان عالم یا محمد ﷺ
زِ روئے لطف سوئے من نظر کن

گہر ہائے ثناء

(سیّد نصیر الدین نصیر گیلانی گولڑوی)

محبِ مخلص سیّد الطاف حسین گیلانی میرے جدِّ امجد حضرت پیر سیّد غلام محی الدین گیلانی المعروف قبلہ بابُوجی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہیں اور یوں اُنہیں نسبتِ سلسلۂ غوثیہ مہریہ نظامیہ حاصل ہے جس کا اظہار اُن کے بعض اشعار میں بھی ہوا ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''چارۂ بخشش'' اُن کی پُر جمال نعتوں کا دل پذیر مجموعۂ سخن ہے۔ وہ فنِ شاعری میں مہارتِ تامّہ کے کبھی مدعی نہیں رہے مگر ان کی شاعری پڑھ کر یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ وہ شعری لطافتوں سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اُن کا کلام منظوم و منثور یکساں اہمیت کا حامل ہے۔ ''چارۂ بخشش'' میں جہاں وہ کلامِ موزوں کے جوہر دکھاتے ہوئے نظر آتے ہیں، وہاں اُن کی نثری تحریر ''تحدیثِ نعم'' بھی لطف سے خالی نہیں۔ حضور ﷺ کی ذاتِ والا صفات سے اُن کا نسبی تعلق ان کی نعتیہ شاعری کو مزید اعتبار بخشتا ہے۔ اُنہوں نے قرآنی آیات و احادیثِ مبارکہ کے حوالوں سے نہ صرف اپنے کلام کو ترفّع بخشا ہے بلکہ معاصر نعتیہ ادب کو بھی ثروت مند بنایا ہے۔ ''چارۂ بخشش'' کا آغاز ''حمد و دُعا'' سے ہوا ہے جسے ہمارے شاعر نے اسمائے حُسنٰی سے مزین کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ وہ اسمائے حُسنٰی کے انوار سے اپنے قلب کو منور کرتے ہیں اور صلوٰۃ و درود کی ضیاؤں سے اپنی قندیلِ فکر کو جلا بخشتے ہیں۔ وہ حوادثاتِ زمانہ سے بچنے کی خاطر خود کو حصارِ نعت میں دے دیتے ہیں۔ اُن کے کلام میں آنحضرت ﷺ کی ذاتِ گرامی سے والہانہ

عقیدت مندی کا اظہار ہوتا ہے۔ استغاثہ وشفاعت طلبی اور شیفتگی ووارفتگی ان کے کلام کے عناصرِ اربع ہیں۔

سیّد الطاف حسین گیلانی کا نام ہمارے عصری نعتیہ ادب کے منظر نامے میں نیا سہی مگر ان کے کلام کے مطالعہ سے فنِ شاعری کے ساتھ اُن کی دیرینہ فکری وابستگی کا واضح تاثر ملتا ہے۔ اس حوالے سے اُن کا یہ شعر بطور دلیل پیش کیا جاسکتا ہے۔

نیساں کی گھٹا چھائی ہے پھر رحمتِ رب سے
بے تاب صدف حسرتِ گوہر میں تھی کب سے

میں تو یہ کہوں گا کہ اُن کی صدفِ فکر حسرتِ گوہرِ ثنا میں ایک طویل مدت سے بے تاب تھی، آخر رحمتِ ربِّ کریم جوش میں آئی اور اُن کے دامن کو "چارۂ بخشش" کی صورت میں گہر ہائے ثنا سے بھر دیا۔

میں "چارۂ بخشش" کی اشاعت پر سیّد الطاف حسین گیلانی کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ ربِّ کریم انہیں مزید توفیقاتِ نعت عطا فرمائے۔ آمین
بجاہِ سیّد المرسلین ﷺ

دعا گو

پیر سیّد نصیر الدین نصیر گیلانی گولڑہ شریف
سیکٹر ای الیون (E-11) اسلام آباد

زرِ خالص

(پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ ساری دنیا سے اپنے ایک ہی عزیز ترین دوست کا نام بتائیں تو میں بلا تامّل کہوں گا کہ وہ ہیں سیّد الطاف حسین گیلانی......

بلا شبہ عہدِ طفولیت سے باہمی دوستی، پیار اور محبت کا جو رشتہ ہمارے درمیان قائم ہے وہ بے مثال ہے۔

سیّد الطاف حسین گیلانی 7 اگست 1946ء (بروز بدھ، 8 رمضان المبارک 1365ھ) جھنگ صدر اپنے آبائی گھر میں پیدا ہوئے...... جہاں ہم اکٹھے کھیلے کودے، پلے بڑھے اور پروان چڑھے۔

انہوں نے 1963ء میں اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر سے میٹرک، 1965ء میں گورنمنٹ کالج جھنگ سے FA، سکالرشپ کے ساتھ اور 1967ء میں کالج بھر میں اوّل پوزیشن کے ساتھ BA کیا۔ نیز اسلامیات میں پنجاب یونیورسٹی سے سکالرشپ حاصل کیا، پسندیدہ مضامین اردو اور اسلامیات تھے۔ آپ کالج میگزین "کارواں" کے ایڈیٹر بھی رہے۔

انہوں نے اسی سال 1967ء دربارِ عالیہ گولڑہ شریف حاضری دی اور پیرِ طریقت حضرت پیر سیّد غلام محی الدین گیلانی المعروف قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر سعادتِ بیعت حاصل کی اور روحانی فیض حاصل کیا۔ 1968ء میں پنجاب پولیس میں ASI بھرتی ہو کر شاندار ریکارڈ کی بنا پر DSP کے عہدہ پر ترقی

یاب ہوئے اور آج کل مزید ترقی کے منتظر سینئر ترین DSP کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔

شاہ صاحب کے ساتھ تین پشتوں کی گہری خاندانی وابستگی کی بنا پر مجھے اُن کے دادا حضرت پیر سیّد فرخ شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کا شرف بھی حاصل رہا۔ آپ ساداتِ گیلانیہ کے نجیب الطرفین فرزند، عالم باعمل، بے باک خطیب، متقی و پرہیزگار اور سچے عاشقِ رسول ﷺ تھے۔ آپ کی زبان سے ہمہ وقت درسِ قرآن وحدیث اور ذکرِ سیرتِ رسول ﷺ اِس طرح جاری رہتا کہ لفظ لفظ عشق و محبت میں ڈوبا نظر آتا۔ آپ کے مریدین اور عقیدت مندان جھنگ اور گردونواح میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کا وصال 29 ربیع الاول 1386ھ کو ہوا۔ آپ کے والد ماجد سیّد حشمت الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون موضع سریہ تحصیل ہری پور ضلع ایبٹ آباد) دادا پیر سیّد بولاقی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مدفون جھنگ چک شمالی) اور پردادا پیر سیّد فضل الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ المعروف پیر فضلاں والے (مدفون قبرستان ساداتِ گیلانیہ خیبر بازار پشاور شہر) کی بہت سی کرامات زبان زدِ خاص وعام ہیں۔

آپ کے دو بیٹے سیّد خادم حسین گیلانی (والد سیّد الطاف حسین گیلانی) سیّد منور الدین گیلانی اور اکلوتی بیٹی سیّدہ آفتاب بی بی تھیں۔ جنھیں ہم ہمیشہ ”پھپھو“ کہا کرتے تھے کیونکہ میرے والدِ گرامی فرید ملت حضرت ڈاکٹر فرید الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ انہیں اپنی بہن قرار دیا کرتے تھے۔ آپ (سیّدہ آفتاب بی بی) نے ساری زندگی اپنے گھر کے کھلے والان کو مدرسہ تعلیم القرآن بنائے رکھا۔ ہر وقت باوضو رہتیں۔ محلہ اور گردونواح کی بچیوں کو قرآن پڑھاتیں۔ میرے خیال میں آج بھی محلہ اور گردو پیش کا کوئی گھر ایسا نہ ہوگا۔ جہاں اُن سے قرآن پڑھی کوئی بچی موجود نہ ہو۔ آپ کا

وصال 8 رمضان المبارک 1394ھ کو بمقام جھنگ صدر ہوا اور اپنے والدِ ماجد کے پہلو میں دفن ہوئیں۔

اپنے آباؤ اجداد کے محاسن اور اوصاف حمیدہ سے متصف سیّد خادم حسین گیلانی (والد سید الطاف حسین گیلانی) ایک انتہائی معصوم ذہن، ہمہ دوست، متقی، نہایت مستجاب الدعوٰۃ اور نجیب الطرفین بزرگ تھے۔ شدید علالت اور انتہائی ضعیفی میں بھی نمازِ تہجد کو قائم رکھا۔ آپ کا وصال 4 اکتوبر 1988 بمطابق 21 صفر المظفر 1409ھ ہوا اور اپنے پردادا پیر سیّد بولاقی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ واقع جھنگ چک شمالی اپنی والدہ ماجدہ بی بی سیّدہ بخت نور کے قدموں میں دفن ہوئے۔

ممتا کی تمام تر لطافتوں سے معمور، شاہ صاحب کی والدہ ماجدہ خورشید بی بی کے دامنِ عاطفت میں شاہ صاحب کے ساتھ بچپن کی دوستی، محبت، دونوں گھرانوں میں ہمسائیگی، خانہ واحدی اور تین پشتوں کی تعلق داری کی بنا پر مجھے بھی پرورش کی سعادت حاصل رہی۔ آپ نہایت ہی خلیق، ملنسار اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ محلّہ بھر کی غریب اور نادار خواتین کے دُکھ درد میں شریک رہتیں اور حسبِ توفیق مالی معاونت کرتی رہتیں، انہوں نے سال 1990 میں اپنے دو بیٹوں سید الطاف حسین گیلانی اور سید خالد حسین گیلانی کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ آپ کا وصال 9 ستمبر 2003 بمطابق 10 رجب المرجب 1424ھ کو ہوا اور دربار پیر فرخ شاہ صاحب میں سیدہ آفتاب بی بی کے پہلو میں غربی طرف دفن ہوئیں۔

شاہ صاحب کے آباؤ اجداد سے سب سے پہلے سیّد احمد شیخ الہند گیلانی قدس اللہ سرۃ العزیز اورنگ زیب عالمگیر کے دورِ حکومت میں بغداد (عراق) سے اُس وقت کے ہندوستان اور آج کے پاکستان میں تشریف لائے اور وزیر آباد کے قریب کوٹلہ جو

آج کل کوٹلی سیداں کے نام سے مشہور ہے میں سکونت اختیار کی۔ 1136ھ میں شیخ عبدالکریم عباسی کے ہمراہ پنجاب کے سکھوں کے خلاف جہاد میں جامِ شہادت نوش کیا۔ کوٹلی سیداں میں آپ کا مزار مرجع خاص وعام ہے۔ آپ نہایت خوبصورت، خوب سیرت اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ تذکرہ اولیائے برصغیر پاک وہند، خزینہ الاصفیاء، تاریخ مخزن پنجاب وغیرہ کتب اردو/فارسی میں آپ کے تذکرے موجود ہیں۔

اس تعارفی بیان سے میرا اصل مقصود اُس پس منظر یعنی شاہ صاحب کی اُس نسبتِ نسبی اور نسبتِ حسبی کو اُجاگر کرنا ہے جس کے باعث پیشِ نظر "مجموعۂ حمد ونعت" اُن پر عطائے ربانی اور رحمتِ مصطفوی کی صورت میں نازل ہوا ہے۔ بلاشبہ طلبِ بخشش کیلئے یہ ایک خوبصورت کوشش ہے۔ خداوند کریم سے دُعا ہے کہ وہ اپنے محبوب ﷺ کے تصدّق سے اس کاوش کو اپنی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

میں نے شاہ صاحب کو اُن کی نجی اور محکمانہ زندگی کے تند وتیز تھپیڑوں اور سرد وگرم مراحل میں ہمیشہ مستقل مزاج اور رضائے الٰہی پر صابر وشاکر پایا۔ اسی طرح دوستی کے میدان میں مخلص، بےلوث اور آزمائش کی گھڑیوں میں ثابت قدم پایا ہے۔

بلاشبہ وہ اپنے نسب، نسبت اور کردار کے لحاظ سے زرِ خالص ہیں۔ خداوند کریم اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کے صدقے انہیں اور اُن کے جمیع خاندان کو اپنی لازوال نعمتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ

احقرالانام

محمد طاہر القادری

چارہ بخشش

ایک ارمغانِ نعت

(پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید)

معاصر شعری منظر نامہ میں نعتِ رسول اکرم ﷺ کا رنگ روز بروز روشن اور گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ گذشتہ صدی کے رُبع آخر میں سال بہ سال اس صنف کے جو نمونے ہمارے سامنے آئے ہیں۔ وہ مقدار اور معیار دونوں حوالوں سے اس کی روز افزوں ثروت مندی کے آئینہ دار ہیں۔ نئے ہزارے اور صدی کے آغاز کی رات میں نے جو پہلا استقبالیہ نعتیہ مطلع لکھا، اس میں کہا تھا کہ:

اکیسویں صدی ہے تیری نعت کی صدی

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات بابرکات سے اپنی شیفتگی و عقیدت کا اظہار کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جو ایک مبارک پیش رفت ہے کہ شعر وادب سے ہمہ وقتی اور باقاعدہ تعلق رکھنے والوں کے علاوہ وہ عاشقانِ رسول ﷺ بھی نعت گوئی کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں جنہوں نے کبھی کبھار شاعری کو اپنایا، یا جن کے دوسرے فرائض منصبی نے انہیں شعر گوئی کیلئے کم وقت دیا۔ زیرِ نظر مجموعۂ نعت ایک ایسے ہی عاشقِ رسول ﷺ کا ہے۔

الطاف صاحب کی نعتیہ شاعری کا چشمہ وفورِ جذبات اور شیفتگی رسالتماب ﷺ کے گہرے احساس سے پھوٹتا ہے۔ احساس یک سطحی نہیں، گہرا اور وسعت پذیر ہے۔ اسی سبب اُن کی بعض نعتیہ تخلیقات میں بلا کا جوش اور روانی ہے۔

حضور اکرم ﷺ سے عقیدت کے احساس کے ساتھ اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار اور عفووشفاعت طلبی اُن کی نعت گوئی کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ آل و عترتِ رسول ﷺ سے عقیدت اور اپنی نسبت کا حوالہ بھی بڑا دِلآویز ہے۔

پورے مجموعۂ کلام میں جو تاثر اور جذبہ قاری کو اپنی گرفت میں لئے رکھتا ہے وہ نعت اور صاحبِ نعت ﷺ سے عقیدت و محبت کے وفور کا جذبہ ہے۔

الطاف صاحب کی نعت گوئی میں جگہ جگہ قرآن کریم اور احادیث رسول اکرم ﷺ کے اشارے بھی ملتے ہیں جو ان کی نعت گوئی کو عقیدتِ محض کے اظہار سے نکال کر ایک علمی درجہ عطا کرتے ہیں۔ ان کی نعت گوئی کے اعتبار اور وقار میں یہ علمی حوالہ جات اضافہ ہی نہیں کرتے بلکہ قاری کی توجہ قرآن کریم کی اُن آیاتِ مبارکہ اور سیرتِ رسول اکرم ﷺ کے اُن پہلوؤں اور ارشادات کی طرف مبذول کرادیتے ہیں جن سے ان نعتیہ شعروں کی تزئین کی گئی ہے۔

بحیثیت مجموعی الطاف صاحب عصرِ حاضر کے اُن نعت گو شاعروں سے ہیں جنہوں نے ادبی مجالس کے ہنگاموں سے دُور رہ کر اپنی راتوں کو نعت گوئی سے سحر کیا ہے۔ نام و نمود اور شہرت کی طلب کے بغیر اپنی خلوتوں کو نعت آثار جذبوں سے روشن رکھا اور عاشقانِ رسول اکرم ﷺ کے حضور یہ ارمغانِ نعت پیش کیا کہ وہ ان نعتوں سے اپنے دلوں کو گرمائیں اور ذہنوں کو منور کریں۔

اللہ تعالیٰ انہیں نعت کے باب میں مزید توفیقات سے نوازے۔

ریاض مجید

چارہ بخشش

ایک اُلوھی عطیہ نعت

(پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی)

سید الطاف حسین گیلانی کی شعری تصنیف "چارۂ بخشش" پر اظہارِ خیال کی توفیق اپنے اللہ سے چاہتا ہوں۔ یاربّ کریم! مجھے وہ الفاظ عطا کر جو حمد ونعت ومنقبت کی اس تصنیفِ لطیف کا تھوڑا بہت حق ادا کرسکیں اور میں فخر سے کہہ سکوں کہ میں بھی سید الطاف حسین گیلانی کے توصیف نگاروں میں ہوں۔

مصنّف نے اس سرمایۂ تخلیق کا انتساب اپنے دادا حضرت پیر سید حشمت الدین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا ہے جو ولی کامل ہیں اور خوش نصیب پوتے کو اُن سے نسبی فیض اور روحانی توجہ حاصل ہوئی ہے۔ جو شخصیت، عرفان و تصوف، عشق و وجدان، علم وفضل اور دانش وآگہی کے ایسے بابرکت ماحول میں پلی بڑھی ہو اُس کی سعادتوں کا کیا ٹھکانا۔

انتساب کے بعد مصنّف نے "تحدیثِ نِعَم" کے نام سے ابتدائیہ تحریر کیا ہے جو نہایت دلگداز و دلکشا ہے۔ نثر کا یہ نمونہ اعجاز سے کم نہیں۔ اسے پڑھتے ہوئے قاری خود عرفان و وجدان اور جذب و عشق کے کئی مراحل سے گزرتا ہے اس کی چند سطور دیکھیے:۔

"کوئی شخص خواہ کتنا ہی صاحبِ علم وفن ہو وہ محض اپنی علمیّت کے بل بوتے پر نعت کا ایک شعر بھی اُس وقت تک نہیں لکھ سکتا جب تک کہ اُس پر آقائے دو جہاں ﷺ کا

خصوصی کرم نہ ہو"۔

"اللہ تبارک وتعالیٰ، محبوب خدا حضرت محمد ﷺ، اہل بیت اطہار اور جمیع صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ دعوئ محبت نبھانے میں اسلاف کے کردار اور پھر اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں کی طرف دیکھتا ہوں تو لرز جاتا ہوں، پھر سوچتا ہوں کہ ذات باری تعالیٰ اور اسکی محبوب ہستیاں تو سبھی کی سانجھی ہیں جن سے پیار کا استحقاق تو ہر ایک کو حاصل ہے"۔

پھر "پیار" کے تلازمے سے بے حد حسین وجمیل جُملے تحریر کیئے ہیں اور پوری حیات وکائنات کو پیار میں ملفوف کردیا ہے مثلاً :-

"پیار دین کی اساس، پیار مومن کی میراث، پیار جزوِ ایمان، پیار مومن کی پہچان اور پیار اللہ کا انعام ہے"۔

پھر عشق اور اشک کے رابطے بلکہ معنوی وحدت کا ذکر اور رونے کی معنویت اور تفہیم کو کس خوبصورتی سے واضح کیا ہے :-

"عشق اور اشک لازم وملزوم ہی تو ہیں کیونکہ جب بحرِ عشق سے سحابِ آہ وفغاں اٹھتے ہیں تو چرخِ چشم میں جا کر بوجھل ہوجاتے اور اشکوں کی صورت، دامانِ فریفتگاں میں ٹپکنے لگتے ہیں"۔

پھر پیار کو "سازِ دل" قرار دیا ہے، جس کی دو قسمیں "سازِ عشقِ حقیقی" اور "سازِ عشق مجازی" قرار دی ہیں اور پھر ایک عظیم الشان نتیجہ استنباط کیا ہے کہ :-

"سازِ عشقِ حقیقی کے تاروں سے نکلی صدائے گریہ وزاری حمد وثنا ونعت کہلاتی ہے جبکہ سازِ عشق مجازی سے نکلی آوازِ آہ وبکا غزل بن جاتی ہے"۔

محترم سید الطاف حسین گیلانی صاحب! آپ نے ایسا نیا، نادر، انوکھا، منفرد، ممتاز اور صداقت وحقیقت کا عکاس نثر پارہ تخلیق کیا ہے کہ اس پر نثر ونظم کے بہت سے

تخلیقی نمونے قربان اور سب سے بڑی بات یہ کہ آپ نے اپنی حمد ونعت نگاری کا ایک خوبصورت پس منظر تحریر کیا ہے۔ ایک ایسے "چراغاں" کی صورت میں جس کی روشنی میں اہلِ نظر آپ کے نعتیہ سفر کے مراحل ومنازل طے کرتے چلے جائیں گے۔ اس سعادت پر مبارک باد !!

آیئے اب ہم عشق حقیقی اور گریہ وزاری کے امتزاج سے صورت گیر حمد ونعت کا مطالعہ کریں۔

جناب الطاف زبان وبیان کی لطافتوں اور فصاحتوں سے آشنا ہیں۔ اس لئے جب وہ اپنے پیرایۂ خاص میں شعر کہتے ہیں تو زبان وبیان اُن کے یہاں بلاغت کا معیار متعین کرتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اگر شاعر اس بنیادی تلازمے کا خیال نہ رکھے اور زبان وبیان کے تقاضے کما حقہ ادا نہ کر سکے تو ابلاغِ شعر کا حق ادا نہیں ہوتا اور قاری یا سامع پر جو بھرپور تاثر ہونا چاہیے اس میں کمی رہ جاتی ہے۔ الحمدللہ جناب الطاف کے یہاں اس "تلازمے" نے ابلاغ وتاثر آفرینی کو حدِ انتہا تک پہنچایا ہے۔

شاعری میں جذبے یا فکر یا موضوع کے اظہارات کیلئے بحور کا انتخاب نہایت ہوش مندی سے ہونا چاہیے۔ شاعر کو جاننا چاہیے کہ کس جذبے یا فکر یا کیفیت کیلئے کون سی بحر مناسب ہے۔ "چارۂ بخشش" اس بات کا ثبوت ہے۔ اس کے علاوہ ردیفوں کا اختیار وانتخاب اور مناسب نظامِ قوافی سے ان کی مناسبت بھی تاثیرِ شعر اور ابلاغِ کلام میں اساسی لوازمات کا درجہ رکھتی ہے۔ الفاظ کا مناسب چناؤ اور شعری دروبست میں ان کا جذب وربط خود ایک اہم مقتضا ہے پھر ایک عجیب فنی اور وجدانی بات شاعر کے یہاں نظر آئی ہے کہ شعر کے مصروں میں غنائی تلازمہ جو مصرع کے جُزئیات میں متوازن انداز میں جلوہ گر ہے اور مصرع کے درمیان خوبصورت ہم رنگ

اور ہم آہنگ مقفّیٰ اجزا کا التزام۔ یہ اور اس انداز کے بہت سے فنّی محاسن سے جناب الطاف حسین کی حمد و نعت معمور ہے۔ جو مجموعی تاثر پیدا کر کے صاحبانِ مطالعہ کو حیرت و مسرّت سے ہم کنار کرتے چلے جاتے ہیں۔

فنّی محاسن کے بعد اب معنوی جمالیات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں لیکن اس چمنستانِ نعت میں رنگا رنگ پھولوں کے اس قدر ڈھیر پر ڈھیر لگے ہوئے ہیں کہ اگر میرا دامن کائنات کی طرح وسیع و عریض ہو جائے تو حمد و نعت کی اس کثرتِ لالہ و گل کے سامنے مجھے تنگیٔ داماں ہی کا گلہ رہے گا۔

گُل چینِ تو از تنگیٔ داماں گِلہ دارد

شاعر کا اسلوب یا لہجہ اس لئے سب سے الگ تھلگ لگتا ہے کہ وہ روایت کی حُرمت داری کے ساتھ ساتھ اپنے ذوقِ ایجاد یا جدّت طرازی سے بھی کام لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ کوئی بات ذرا ہٹ کر کہی جائے تا کہ اپنی آواز کی انفرادیت اُبھر سکے۔ اس سلسلے میں دو تین مثالیں بے محل نہ ہونگی۔

ایک حمد کا عنوان ہے "حمد و دعا" اس میں اللہ کے اسمائے صفاتی لائے گئے ہیں، اس تخصیص کے ساتھ کہ ہر اسم کی معنویت اور صفاتی کیفیت واضح ہوتی چلی جائے۔ اس نظم کی ردیف "حق لا الٰہ الا اللہ" ہے۔ غور کیجئے کہ ہر شعر میں چند اسمائے الٰہی ہیں اور اس ردیف کا التزام ہے جو گویا ناموں کی صفات کا صداقت نامہ ہے۔ مثلاً:۔

ایسے تو نہیں یہ نظمِ جہاں ، ہے تُو قیّـــــــــــوم کون و مکاں
تو باقی، تجھ بن سب کو فنا ، حق لَا الٰہ الَّا اللہ

کوئی مانے نہ مانے مرے ربّ کو، دیتا ہے وہی روزی سب کو
رزّاق ہے ہر کس و ناکس کا، حق لا الٰہ الا للہ

ایک حمد کا عنوان ہے "اللہ کی اطاعت تحفۂ جنت"۔

نئے اسلوب کی حیرت زا نظم ہے آغاز میں اللہ اور حضور ﷺ کی اطاعت کا ذکر، پھر اس اطاعت کے اجر کے طور پر جنّت کے ماحول کی منظر کشی۔ ایسے ایسے منفرد و نادر پیرائیوں کے ساتھ کہ جنّت اپنے انعامات کے ساتھ مصوّر اور مجسّم ہو کر ہمارے روبرو آجاتی ہے۔

دو جنّتیں اُس صاحبِ تقویٰ کا ہیں انعام
اللہ کی حضوری میں جو پُرسش سے گیا ڈر

باغات گھنے سبز لدے ہوں گے پھلوں سے
ہو گا تلے نہروں میں رواں آبِ مُقطَّر

دو طرح کی لذت لئے ہر قسم کے میوے
گچھوں میں جھکے ہوں گے بہر وقت میسَّر

قالین ہرے ہونگے ، حسیں ، عمدہ ، منقّش
بیٹھیں گے مقابل وہ سجے تکیوں سے لگ کر

ہو جائیں گے حاضر وہاں، حوریں ہوں کہ غلماں
ہاتھوں میں لئے جامِ مئے نابِ مطہَّر

آنکھیں سبھی حوروں کی، جُوں ہوں کانچ کٹورے
لب ہونگے جو یاقوت، تو مرجان سے پیکر

خیموں میں وہ یُوں ہونگی کہ جُوں سیپ میں موتی
دیکھا ہی نہ ہو جن و بشر نے جنہیں چھو کر

یوں بھاگتے پھرتے پئے خدمت وہاں غلماں
جُوں خلد کے دامن میں ہوں بکھرے ہوئے گوہر

سب نعمتیں عقبیٰ میں ملیں گی ہمیں الطافؔ
دنیا میں رہے ہم اگر اللّٰہ کے بن کر

ایک نہائت دلکش ودلنشیں اور دلکشا نظم "چاہتیں" ہے جو مناقب کے ذیل میں ہے۔اس میں خلفائے راشدین، صحابہ کرام، اور آلِ رسول ﷺ سے وابستگی اور ان کی حُب و اطاعت کی تعلیم ہے۔اور اس ضمن میں ان کے خاص فضائل و مناقب کا اثر آفریں بیان ہے۔

ہم نے آغاز میں زبان و بیان کی نفاستوں اور اشعار میں حسن و جمال کے فنی اور معنوی تلازمات کا ذکر کیا تھا۔اس کی چند مثالیں دیکھئے:-

سلام بحضور سرورِ کائنات کی ردیف ہے "تجھ پر سلام" اس مدحت میں حضور ﷺ کے فضائل کا ذکر نہائت وضاحت سے کیا ہے۔ہر شعر وجدان و شعور کے ساز کا مبارک نغمہ ہے۔اس نظم میں سیرتِ طیبہ کی بے شمار اداؤں کا ظہور ہے۔

غیر ممکن ہے تری تمثیلِ حُسن
ساری خلقت کے حسیں تجھ پر سلام

خُلق تیرا معنیٔ اُمُّ الکتاب
نُطق تیرا دل نشیں تجھ پر سلام

مصرعوں میں فنی لطافتیں:-

لب لعلِ یمن، دندان سمن، غنچہ ہے دَہن، مخمور نیَن
جلوہ ہے ترا، کیا ہوش رُبا، سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ شجر حجر، یہ خشک یہ تر، یہ شمس و قمر، یہ جن و بشر
خود آپ خدا، ہے درود سرا، سبحان اللہ سبحان اللہ

جناب الطاف کے کلام میں ایک اور وصف دیکھا کہ ایک ایک حمد، نعت یا منقبت میں بیان کی وہ قوّت کارفرما ہے کہ شعر پہ شعر کہے جاتے ہیں۔اور طویل نعتیں کہتے ہیں۔اور آغاز سے تکمیل تک کہیں معیار میں کمی نہیں آتی اور ایک ہی سطحِ ارفع پر نئے نئے مضامین سلکِ نظم میں منسلک ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اب بات آتی ہے مضامین کے تنوّع کی۔اس میں بالاختصار یہ کہا جا سکتا ہے کہ سازِ دل کے اِن حقیقی نغموں میں اور عشق و اشک سے مخروج، اس شاعری میں ہر وہ مضمون موجود ہے جو اس شاعری کیلئے درکار ہے۔مثلاً:-

اللہ تعالیٰ کی حکمت، قدرت، مشیّت اور قادریّت کے مضامین اور اُس کی اطاعت کی تبلیغ، حضور ﷺ کے بیکراں فضائل، آپ ﷺ کے مقاصدِ عظیمہ

نبوّت، آپ ﷺ کی تعلیمات وارشادات، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور اُسوۂ حسنہ کا تذکارِ لطیف، دُوری ومہجوری وصبوری ومشتاقی وحاضری وحضوری کے مضامین، لمحات حضوری میں پیش آنے والے مشاہدات ومناظر ومظاہر اور قلبی کیفیات ومحسوسات کا ذکر، مدینہ منورہ میں ہی رہ جانے کی آرزو، حضور ﷺ کے عہدِ مبارک میں ہونے کی آرزو اور اس سعادت پر فخر کا حسرت آمیز بیان، حضور ﷺ سے نسبت کی برکات، حضور ﷺ سے استغاثہ، ذات اور اُمت کے آشوب ومسائل میں حضور ﷺ سے اعانت طلبی، حضور ﷺ کی رحمت وشفاعت کی طلب، حمد ونعت میں عجزِ بیاں اور بیانِ عجز اور حمد ونعت نگاری کی دُنیوی اور اُخروی برکات کا تذکرہ، آج کے عہد میں اُمّت اور تمام عالمِ انسانیت کو حضور ﷺ کی اطاعت کی تلقین اور اُن ﷺ کے منشورِ انقلاب پر عمل کرنے کا پیغام تاکہ یہ مضطرب دنیا امن، سلامتی، محبت اور آسودگی کی جنّت بن سکے۔

میں جناب الطاف کو اس شاعری کی (جو ان کیلئے اُلُوہی عطیہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی رحمت مآبی کا صدقہ ہے) بہت سی مثالیں مذکورہ بالا تنوّعِ مضامین کے حوالے سے پیش کرنا چاہتا تھا لیکن پھر خیال آیا کہ میں اس شعری فلک سے کون کون سے ستارے چُنوں اور کہاں تک چُنوں جن سے دامانِ قرطاس کو سجاؤں؟۔ چنانچہ اس کی بجائے یہ کارِ سعادت قارئین کے حوالے کرتا ہوں۔

عاصی کرنالی

فرمانِ رسول اللہ ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً. مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. (مُتفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جو ان ناموں کی محافظت کرے وہ جنت میں جائے گا۔

حمد و دُعا

مرا دل رہے محوِ ذکرِ خدا ، حَق لَا اِلٰـــــــــــهَ اِلَّا اللّٰہ
مرے لب رہیں پیہم حمد سرا، حَق لَا اِلٰـــــــــــهَ اِلَّا اللّٰہ

ہے جمیل توُ ہی ، ہے جمال توُ ہی، ہے باعثِ حسنِ کمال توُ ہی
خوش رنگ کہ ہے پھولوں میں کھلا ، حَق لَا اِلٰـــــــــــهَ اِلَّا اللّٰہ

توُ ہی اَوّلُ بھی، توُ ہی آخِرُ بھی، توُ مُقَدِّمُ بھی، توُ مُؤخِرُ بھی
توُ ہی خَالِقُ و نُورِ اَرض وسَما، حَق لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰہ

اَلْحَیُّ الْمُحْیِ اور مُمِیت، دے قوّت بہرِ اسمِ مُقِیت
تری ذات میں مَیں ہو جاؤں فنا، حَق لَا اِلٰـــــــــــهَ اِلَّا اللّٰہ

توُ عَفُوٌّ و غَفُورٌ ہے اور غَفّارٌ ، رَحْمَانٌ و رَحِیُم ہے اور سَتّارٌ
پھر خوف ہو کیونکر ، محشر کا ، حَق لَا اِلٰـــــــــــهَ اِلَّا اللّٰہ

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

اَلْحَقُّ الْاَحَدُ یا وَاحِدُ، تُو ہے عین حقیقت یا وَاجِدُ
تُو ہی لائقِ سجدہ، بے ہمتا، حَقْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اے عَلِیُّ و وَلِیُّ و مُتَعَالِیْ، اے حَمِیْدُ و وَدُوْدُ یا وَالِیْ
بَن ساتھی خلوت وجلوت کا، حَقْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

تُو عَلِیْمُ و لَطِیْفُ و بَصِیْرُ و خَبِیْرُ، تُو کَرِیْم میں عاجز و پُرتقصیر
ہوں معاف مرے سب جرم وخطا، حَقْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

تَوَّابُ نے دی یہ نویدِ سعید، توبہ ہے فقط بخشش کی کلید
توبہ ہے مری توبہ توبہ، حَقْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

تُو بَدِیْعُ و مُبْدِیْ اور مُعِیْدُ، مجھے دین کی گود میں دی تولید
مخلوق میں اشرف تُو نے کیا، حَقْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

جَبَّارُ بھی تُو، مُتَکَبِّرُ بھی، تُو عَزِیْزُ و مُقْتَدِرُ و قَادِر
تُو عَظِیْمُ ترا ہر حکم روا، حَقْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

تُو مُنْتَقِمُ و قَہَّارُ بھی ہے، مُذِلُّ بھی تُو ہے ضَآر بھی تُو
تُو خَافِضُ و مُحْصِیْ، بے پروا، حَقْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

تُو قَوِیُّ و مَتِیْنُ و جَلِیْلُ و کَبِیْرُ، میں خاک بسر اک عبدِ حقیر
تُو سَمِیْعُ ہے سُن، اَشکوں کی صدا، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

تو مالِکِ مُلک، مَلِک ہر انام، تُو ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامُ
کر لطف بحقِ آلِ عبا، حَقْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

تُو مُصَوِّرُ و بَارِیُ و بَاعِثُ ہے، تُو کُل عالم کا وَارِثُ ہے
تُو مالکِ کُنْ فَیَکُوْن مولا، حَقْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

تُو مَاجِدُ وبَرُّ و رَؤُفُ و صَبُوْر، تُوحَلِیْم وحَکِیْمُ ومَجِیْدُ و شَکُوْر
اِدراک سے ہے تری شان ورأ ، حَقْ لَا اِلٰــــــــہَ اِلَّا اللہ

اَلْـمُقْسِطُ وعَدْلُ وشَہِیْدُو وَکِیْل، مِرے پاس نہیں کچھ عذر ودلیل
مجھے عدل نہیں کر فضل عطا ، حَقْ لَا اِلٰــــــــہَ اِلَّا اللہ

ایسے تونہیں یہ نظمِ جہاں، ہے تُو قیّـــــــــــومِ کون ومکاں
تُو بَــــاقِـــیْ تجھ بن سب کو فنا ، حَقْ لَا اِلٰــــہَ اِلَّا اللہ

تُوحَـفِیْظُ ورَقِیْبُ وحَسِیْبُ وحَـکَمُ کس پرنہیں، سب پہ ہے تیرا کرم
اَے مُـــجِیْـــبُ قبول ہو میری دُعا ، حَقْ لَا اِلٰــــہَ اِلَّا اللہ

تُو غَـنِـیٌّ و صَــمَـدُ ہے اور مُـغْـنِـیْ ،کر اہلِ جہاں سے مستغنی
یا مَــــانِــعُ اب دَر دَر نہ رُلا ، حَقْ لَا اِلٰــــہَ اِلَّا اللہ

کوئی مانے نہ مانے مِرے رب کو، دیتا ہے وہی روزی سب کو
رَزَّاقْ ہے ہر کس وناکس کا ، حَقْ لَا اِلٰــــــــہَ اِلَّا اللہ

نَم آنکھ ہوئی جو رات ڈھلے، کہا یَـــا فَـتَّـــاحُ تو باب کھلے
مُـعْـطِـیْ نے عطا کیا کیا نہ کِیا ، حَقْ لَا اِلٰــــہَ اِلَّا اللہ

میں اور ایہام کی اِک وادی، رہِ راست دکھادے یا هَـــادِیْ
تُو رَشِیْـــدُ ہے ربِّ رُشد وھدیٰ ، حَقْ لَا اِلٰــــہَ اِلَّا اللہ

تُو باسِطُ و وَاسِعُ اور رَافِعُ ، تُو مُعِزُ ہے جَامِعُ اور نَافِعُ
تسبیح کروں تری صبح ومسا ، حَقْ لَا اِلٰــــــــہَ اِلَّا اللہ

قابِض بھی ہے تو وَہَّابْ بھی تُو ، ہے مہرِ دوعالم تاب بھی تُو
اَللہُ **غنی**، یہ شانِ عُلیٰ ، حَقْ لَا اِلٰــــــــہَ اِلَّا اللہ

قَدُّوسُ و سَلَامُ و مُهَیْمِنُ ہے، دے اَمان ہمیں تُو مؤمِنُ ہے
رہیں اہلِ وطن خوشحال سدا، حَقُّ لَا اِلٰــــــــــہَ اِلَّا اللہ

ہے ظَاہِرُ و بَاطِنُ تُو ہی عیاں، کیسے ہوں ترے اوصاف بیاں
مجھے تابِ سخن نہ مجالِ نوا، حَقُّ لَا اِلٰــــــــــہَ اِلَّا اللہ

کیا علم و ہنر کیا فہم و ذکا، بے سود ہیں سب جز فضل و عطا
الطاف کجا، تری حمد کجا، حَقُّ لَا اِلٰــــــــــہَ اِلَّا اللہ

☆☆☆☆☆

☆☆☆

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

☆

یارب ترِی رحمت سے ہوئے حمد سرا ہم
اِس قلب کی قندیل میں کرتے ہیں ضیا ہم

پڑھتے رہیں صلوات محمد ﷺ پہ ہمیشہ
دیتے رہیں قِندیل کے شیشے کو جِلا ہم

ہر لحظہ تموّج میں ترا بحرِ عطا ہے
کِس کِس تری نعمت کا کریں شکر ادا ہم

اک عمر بھی ہم سے حقِ نعمت نہ ادا ہو
کرتے رہیں تسبیح اگر صبح و مسا ہم

ہر وقت ہوں لب پر تری عظمت کے ترانے
گن گائیں شب و روز کہ کھاتے ہیں ترا ہم

شہ رگ سے بھی نزدیک تریں حامی و ناصر
تُو سب کا مدد گار پکاریں تو ذرا ہم

کشکول ہیں آنکھوں کے ترے عرش کی جانب
خاموش نگاہوں سے کئے جائیں صدا ہم

اشکوں کے گہر گرتے ہیں آنکھوں کے صدف سے
رہتے ہیں سدا بانٹتے یہ گنجِ وفا ہم

دوزخ کا کوئی خوف نہ جنّت کی ہوس ہو
ہر حال میں یا رب رہیں راضی بہ رضا ہم

محبوب ﷺ کو بھیجا ہے نبی ﷺ جس نے بنا کے
صد جاں سے ہیں اُس ذات کے ممنونِ عطا ہم

اُترا ہے ترا نُور بھی قرآنِ مُبیں بھی
ظلمات میں پاتے ہیں ہدایت کی ضیا ہم

اے کاش ترے یارسول اللہ عہد میں پیدا ہوئے ہوتے
لیتے ترے دیدار کی نعمت کا مزا ہم

جانوں پہ بہت اپنی کئے ظلم مگر اب
بخشش کے لئے آن گرے در پہ شہا یارسول اللہ ہم

محروم شفاعت سے نہ رکھنا ہمیں آقا ﷺ
اُمت ہیں تری ، کیوں ہوں سزاوارِ سزا ہم

سایہ ترے نعلینِ مقدّس کا ہو سر پر
گردن میں رکھیں طوقِ غلامی کو سدا ہم

ہو بخت جو یاور تو کریں سیر جناں کی
دنیا میں بہت دیکھ چکے کرب و بلا ہم

ہے طاقتِ گفتار نہ کچھ زور قلم میں
کس طور سے الطاف کریں حمدو ثنا ہم

☆☆☆☆☆
☆☆☆

☆

دوستی

تجھ سے چاہوں میں دوستی یارب
کر عطا راہِ راستی یارب

میری قسمت ہو تیری محبوبی
اور تیری ہی عاشقی یارب

چھوڑ کر من گھڑت خداؤں کو
چاہوں بس تیری بندگی یارب

دل ترے ذکر میں رہے مشغول
چاہے لب پر ہو خامشی یارب

میری سوچوں پہ تیرا پہرہ ہو
نُطق پر تیری ذاکری یارب

گرچہ ہیں راستے کٹھن پھر بھی
چاہوں عرفان و آگہی یارب

دل کے شیشے میں نُور ہو تیرا
کر اندھیروں میں روشنی یارب

بھول جاؤں میں ماسوا تیرے
دے مجھے ایسی بے خودی یارب

جو بسر ہو تری اطاعت میں
تُجھ سے چاہوں وہ زندگی یارب

میرے لب پر ہو اسم پاک ترا
جب ہو دنیا سے رُخصتی یارب

ہو تری ذات میں فنا الطافؔ
وصل حاصل ہو دائمی یارب

☆☆☆☆☆
☆☆☆

☆

نیساں کی گھٹا چھائی ہے پھر رحمتِ رب سے
بے تاب صدف حسرتِ گوہر میں تھی کب سے

خوش ذائقہ اثمار، یہ گلہائے حَسیں رنگ
کیا خوب ہیں پیدا کئے یک دانۂ حَب سے

اعلانِ نبوّت سے کھُلے بند دریچے
ہر راز کھلا سرِّ نبوّت کھُلا جب سے

گو عرش بھی اَللہ کی ہیبت سے ہے لرزاں
کرتا ہے مگر پیار وہ مخلوق میں سب سے

بے سُود نہیں دن کے اُجالوں میں بھی رونا
ڈھلتی ہے سیاہی تو فقط گریۂ شب سے

پڑھتے ہیں وہ قرآن ترا نوکِ سناں پر
ڈرتے نہیں عاشق ترِے شمشیر کی لب سے

پھیلائے نہ پھر ہاتھ کبھی غیر کے آگے
اَللہ سے الطافؔ تعلق ہوا جب سے

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

طاعت سے تیری لوگ جو مجدُود ہو گئے
کر کر کے تیری حمد وہ محمود ہو گئے

راضی رضا پہ ہو کے ترے اولیاؑ ہوئے
سرکش ہوئے جو تجھ سے وہ مردُود ہو گئے

جن کو بشر نے آپ تراشا تھا وہ صنم
کیوں کر بشر کے واسطے معبود ہوگئے

محرومیاں تھیں اہلِ عرب کے نصیب میں
بعثت سے اک رسولﷺ کی مسعود ہوگئے

جن پر پڑی نگاہ ترے التفات کی
اس کائنات کا وہی مقصود ہو گئے

ہم منتشر تھے تونے ہمیں جمع کر دیا
اسلام کی اکائی میں موجود ہو گئے

الطافؔ ہم کو ایسا خدا نے دیا عروج
اقوامِ دہر کے لئے محسود ہو گئے

☆☆☆☆☆

☆☆☆

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

سلام

بحضور سرور کائنات
سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

اے شَفِیعَ الْمُذْنِبِیں، تجھ پر سلام
رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیں، تجھ پر سلام

غیر ممکن ہے تری تمثیلِ حسن
ساری خلقت کے حسیں، تجھ پر سلام

تُو ہی جانے راز اَوْ اَدْنیٰ ہے کیا
سائرِ عرشِ بریں، تجھ پر سلام

خُلق تیرا معنیٔ اُمّ الکتاب
نُطق تیرا دِلنشیں، تجھ پر سلام

تُجھ سے مہکا ہے جہانِ آب و گِل
اے بہارِ عنبریں ، تُجھ پر سلام

جیسے چھائی ہو گھٹا برسات میں
اے نگاہِ سُرمگیں ، تُجھ پر سلام

بدلیوں میں چاند کھیلے جس طرح
شوخیِ زُلف و جبیں ، تُجھ پر سلام

بہرِ اُمت محوِ گریہ رات بھر
اے نگاہِ آبگیں ، تُجھ پر سلام

ہے شفا جس میں خلائق کے لئے
اے لُعابِ انگبیں ، تُجھ پر سلام

مُسکرائی تیرے دم سے کائنات
اے تبسم آفریں ، تُجھ پر سلام

اُٹھ سکی کب تُجھ پہ اُنگلی غیر کی
صادق الوعد و امیں ، تُجھ پر سلام

فرش سے تا عرش تیری سلطنت
سبز گنبد کے مکیں ، تُجھ پر سلام

حکم تیرا تا ابد نافذ ہوا
اے نبیِ الآخِرین ، تُجھ پر سلام

تیرا جلوہ ہے پیامِ زندگی
اے طبیبَ العاشقین ، تُجھ پر سلام

مقتدی ہیں ترے جُملہ انبیا
اے اِمامَ المُرسلین ، تُجھ پر سلام

جس نے دیکھا ، دیکھتا ہی رہ گیا
اے سرورِ ناظریں ، تُجھ پر سلام

تجھ کو پایا ، تو سبھی کچھ پا لیا
قاسمِ دنیا و دیں ، تجھ پر سلام

تیری سیرت حُسن سارے دین کا
حُسنِ فطرت کے نگیں ، تجھ پر سلام

ظلمتوں میں تجھ سے پھیلی روشنی
نُورِ نجمِ اوّلیں ، تجھ پر سلام

دست بستہ ، محوِ گریہ ہیں سبھی
یک نظر بر حاضریں ، تجھ پر سلام

محفلِ ہستی کی رونق تجھ سے ہے
زینتِ خُلدِ بریں ، تجھ پر سلام

چار جانب ہے ترا نور و ضیا
اے سراجَ السّالِکِیْں ، تجھ پر سلام

خلوتوں میں لطفِ جلوت دے دیا
اے خلیلِ عاکفیں ، تجھ پر سلام

سب پکاریں یا رسول اللہ ﷺ کرم!
سب تمہارے مستعیں ، تجھ پر سلام

پرتوِ حُسنِ ازل تیرا وجود
مظہرِ نُورِ مبیں ، تجھ پر سلام

اِک خدا کا راستہ دکھلا دیا
رہبرِ دنیا و دیں ، تجھ پر سلام

تجھ سا رَہبر کس نے پایا دہر میں
مقتدائے مرسلیں ، تجھ پر سلام

صاحبِ علمُ الیقیں ، تجھ پر درود
صاحبِ حق الیقیں ، تجھ پر سلام

اے شہِ کوثر عطا مجھ کو بھی ہو
ایک جامِ ساتگیں ، تُجھ پر سلام

تیرا ذکرِ پاک ہے اصلِ حیات
اے نگارِ ذاکریں ، تُجھ پر سلام

خُود خُدا اور سب مَلَک بھیجیں درُود
اور سارے مومنیں ، تُجھ پر سلام

ہو کرم الطاف پر بہرِ معین[1]
جَدِّ مہرِ[2] عالمیں ، تُجھ پر سلام

[1] حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
[2] حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

☆☆☆☆☆

☆☆☆

چاھتیں

تجھ سے یارب میں بہر آن عنایت چاہوں
تیرے قرآن سے تا حشر ہدایت چاہوں

فہمِ قرآں میں جو در پیش ہو مشکل کوئی
تیرے محبوب ﷺ کی سُنّت سے وضاحت چاہوں

جس کو اَللہ تعالیٰ نے کہا خُلقِ عظیم
اُسی کردار کی حامل میں نظامت چاہوں

اے مرے منبعِ الطاف مدینے والے!
تا قیامت ترے قدموں میں اِقامت چاہوں

ساعتِ پُرسشِ اعمال ہو جس دم درپیش
شافعِ روزِ جزا ! تیری شفاعت چاہوں

تیرے محبوب پیمبرﷺ کی اطاعت کے امیں
راشدیں کا میں وہی دورِ خلافت چاہوں

جس کی تاثیر سے پتھر بھی پگھل جاتے تھے
پھر وہی لہجۂ مومن ہیں حلاوت چاہوں

تیرے انعام سے جو لوگ ہوئے بہرہ ور
تیری راہوں میں سدا اُن کی رفاقت چاہوں

وہ جو معراج محمدﷺ کا مصدّق ٹھہرا
اُسی صدیق کا معیارِ صداقت چاہوں

ہمرکابی شبِ ہجرت کی کٹھن راہوں میں
میں بھی بوبکر سی بے مثل صحابت چاہوں

گھر میں موجود تھا جو کچھ بھی رہِ حق میں دیا
میں بھی وہ جذبۂ اِنفاقِ نہایت چاہوں

صوتِ تکبیر اُٹھے کُفر کے ایوانوں سے
پھر عُمر ایسا ، میں اک دورِ خلافت چاہوں

منکرِ عدلِ محمدّﷺ کی اجل تھا وہ عُمر
مردِ مومن میں وہ اندازِ عدالت چاہوں

آئے قرآن کی آواز کلیساؤں سے
ہر طرف پھر وہی اِسلامی ریاست چاہوں

جن کو خود میرے محمد ﷺ نے خدا سے مانگا
اُنکی عظمت پہ نہ کچھ اور دلالت چاہوں

کام آئے جو کڑے وقت مسلمانوں کے
وہی عثمان غنی جیسی امارت چاہوں

نورِ عینین وہ نوّرین کے سرتاج و غنی
آپ سا قلب و نظر ، حُسنِ نظافت چاہوں

جس کے آ جانے پہ ساقین پیمبر ﷺ ڈھانپے
میں وہی پاس حیا ، شانِ شرافت چاہوں

سُرخ اوراق ہیں قرآن کے جس کے خوں سے
میں اُسی جامعِ قرآں سی قرأت چاہوں

آ گئی یاد علی ابن ابی طالب کی
ذکرِ اجدادِ مطہّر کی سعادت چاہوں

جن کو عم زادِ نبی ﷺ ہونے کا حاصل ہے شرف
علم کے باب سے فیضانِ رسالت چاہوں

جانے دیتے نہ تھے سائل کو جو در سے خالی
اُن سی افطار و سحر اُن سی سخاوت چاہوں

فاطمہ بنتِ محمد ﷺ کے وہ سرتاج و ولی
اُن سے میں نصرتِ دیں تا بہ قیامت چاہوں

سرِ جنگاہ اکھڑ جائیں قدم اعدا کے
حیدری سطوت و جبروت و شجاعت چاہوں

ایک ہی وار میں مرحب کا کیا کام تمام
ضربِ مومن میں یدُ اللہ کی نظارت چاہوں

کعبۃُ اللہ میں ہوئی جن کی ولادت وہ علی
اُن کی نسبت سے میں اِس گھر کی زیارت چاہوں

جس کے چہرے کی زیارت بھی عبادت ٹھہری
میں اُسی مصحفِ ناطق کی تلاوت چاہوں

آئے جب شیرِ خدا رن میں تو دشمن بھاگے
پھر سے مسلم میں وہی رعب و جلالت چاہوں

کیفیت دل کو حضوری میں علی جیسی ملے
وہی سجدہ ، وہ خشیت وہ عبادت چاہوں

دخترِ سرورِ کونین وہ اُمُّ الحسنین
ماؤں بہنوں میں اُنہی جیسی طہارت چاہوں

فخرِ سرداریٔ نسواں ہے اُنہی کو حاصل
اُن کی چادر سے محامل کی حفاظت چاہوں

رونقِ بیتِ محمد ﷺ ہیں حسن اور حسین
اُن سی تسلیم و رضا ، صبر و قناعت چاہوں

خون آنکھوں سے جو ٹپکے تو لکھے نامِ حُسین
ریگِ کربل پہ میں گلرنگ عبارت چاہوں

آ رہی ہے مجھے اپنے ہی لہو کی خوشبو
میں بھی اس خاک پہ کٹنے کی سعادت چاہوں

گرد خیموں کے چمکتی ہوئی تلواروں میں
غولِ اعدا کے لئے قعرِ ذلالت چاہوں

با ادب خدمتِ شبیر میں حاضر ہو کر
فوجِ دشمن پہ میں حملے کی اجازت چاہوں

روند ڈالوں میں سبھی آلِ عبا کے دشمن
سب یزیدوں کے ٹھکانوں پہ قیامت چاہوں

زخم کھا کر گروں الطاف بہ آغوشِ حسین
جھول کر اُن کی میں بانہوں میں شہادت چاہوں

☆☆☆☆☆

☆☆☆

اللہ کی اطاعت

☆☆ تُحفۂ جنت ☆☆

اَللہ تو واحد ہے ، تو ہی بالا و برتر
مشرک ہے جو ٹھہرائے ، کسی کو ترا ہمسر

ہے صرف تری ذات ہی معبودِ حقیقی
زیبا ہے فقط سجدہ تُجھے اَللہُ اَکبَر

"کُـــن" کہہ کے ہراک چیز کو پیدا کیا تُو نے
ہو سکتا ہے کس طرح کوئی تیرے برابر

تُو مالکِ تقدیر ہے اے قادرِ مُطلق
پاتے ہیں سبھی تجھ سے ترا لکھا مقدر

ہر چیز پہ نافذ ہے ترا اَمرُ اِلٰہی
پتا بھی نہیں کوئی ترے حکم سے باہَر

لافانی تری ذات دِگر سب کو فنا ہے
فانی ہوئے لافانی تری ذات میں مٹ کر

لاکھوں ہی نبی آئے ہیں مخلوق کی خاطر
صد شکر ملا ہم کو محمدﷺ سا پیمبر

سیرت ڈھلی احکامِ خُداوندی میں جس کی
سُنّت وہی لاریب ہے قرآن کی مظہر

قرآن وہ اسلام کا دستورِ مبیں ہے
لا سکتا نہیں کوئی بھی اس جیسا نہ بہتر

پا لیتے ہیں جو کچھ بھی ہے خشکی و تری میں
رہتے ہیں جو ڈوبے ترے قرآن میں یکسر

جو پرکھے اسے پائے بہر طور مکمل
کیا خُوب ہے سچائی ترے دین میں مُضمَر

سر گرم رہے تیری اطاعت میں جو ہر دم
بُوبکَر و عُمر بن گئے عُثمان وہ حَیدر

دو جنّتیں اس صاحبِ تقویٰ کا ہیں انعام
اللہ کی حضوری میں جو پُرسش سے گیا ڈر

باغات گھنے سبز لدے ہوں گے پھلوں سے
ہوگا تلے نہروں میں رواں آبِ مُقطّر

دو طرح کی لذّت لئے ہر قسم کے میوے
گُچھوں میں جھکے ہوں گے بہرَ وقت میسّر

سایوں میں بچھے ہوں گے وہاں تخت مزّین
تکیئے لئے بیٹھے ہوئے زوجین ثنا گر

بہتے ہوئے چشمے وہاں ہریالی بہر سُو
سیماب ڈھلکتا ہو جُوں سبزے کے بدن پر

رُت ہوگی کچھ ایسی کہ لگے سردی نہ گرمی
ہر سمت بہاروں میں چھلکتے ہوئے ساغر

مے ایسی کہ سر درد نہ مدہوشی ہو جس سے
کافور کے پانی میں بھی ہے سُونٹھ کا عُنصر

چاندی کے وہاں ظرف چمکدار بلوری
مرغوب پرندوں کا ملے لحم بہ دستر

زرتار و جواہر سے پلنگ ہوں گے مُرصّع
بستر میں لگے ہوں گے قنادیز کے استر

قالین ہرے ہوں گے ، حسیں، عمدہ، منقش
بیٹھیں گے مقابل وہ سجے تکیوں سے لگ کر

ہاتھوں میں سجائیں گے زرو سیم کے کنگن
پہنیں گے بریشم کے وہ ملبوس مُخضّر

سینوں میں رہے گا نہ کسی قسم کا کینہ
اس طرح رہیں جیسے کہ باہم ہوں برادر

سننے میں نہ آئے گی وہاں ہرزہ سرائی
آثم نہ کوئی ہو گا نہ شاتم نہ ہی مہمرا[1]

ہو جائیں گے حاضر وہاں حوریں ہوں کہ غلماں
ہاتھوں میں لئے جامِ مئے نابِ مُطہّر

آنکھیں سبھی حُوروں کی جُوں ہوں کانچ کٹورے
لب ہوں گے جو یاقوت تو مرجان سے پیکر

خیموں میں وہ یوں ہوں گی کہ جُوں سیپ میں موتی
دیکھا ہی نہ ہو جنّ وبشر نے جنھیں چُھو کر

رکھتی ہیں نگاہوں کو جھکا کر وہ حیا سے
وہ سیرت و صورت میں جواہر ہیں مخدّر

[1] ''بے ہودہ گو'' فرہنگ عامرہ صفحہ 632
مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد

ہو جائیں گی ازواج وہاں پھر سے کنواری
ہم عُمر ، دل و جان سے وارفتہ ، نچھاور

یوں بھاگتے پھرتے پئے خدمت وہاں غلماں
جُوں خُلد کے دامن میں ہوں بکھرے ہوئے گوہر

عُمریں نہ بڑھیں جن کی وہ نو عُمر سے بچے
ہم صورتِ گوہر ہیں تواضع پہ مُقرر

کیا جانیے قدرت کی یہ صنّاعی ہے یا پھر
سانچوں میں ڈھلا حسنِ مُصوِّر ہے اُجاگر

ہر سمت سے آئیں گی سلاموں کی صدائیں
ہوں گے وہاں اللہ کے مہمان موَقر

خود خالق کونین سلام اُن سے کہے گا
چھایا ہوا ہو گا وہاں اِک وجد کا منظر

دیکھیں گے جو یہ لوگ ترا حسنِ ضیافت
بولیں گے کہ بر حق تھا ترا وعدۂ محشر

پھر ٹھاٹھ سے جنت میں رہیں گے وہ ہمیشہ
غافل نہ کبھی ہوں گے ترے ذکر سے پل بھر

اعمال پہ لرزاں ہوں مگر آس بندھی ہے
لاریب تُو بخشش کا ہے بے پایاں سمندر

سب نعمتیں عقبیٰ میں ملیں گی ہمیں الطاف
دنیا میں رہے ہم اگر اللہ کے بن کر

☆☆☆

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

☆

وہ دل نہیں نہ جس میں ہو اُلفت حضور ﷺ کی
وہ لب نہیں نہ جن پہ ہو مِدحت حضور ﷺ کی

روزِ ازل سے آپ ہیں اللہ کے نبی
روزِ ابد تلک ہے یہ بعثت حضور ﷺ کی

قرآن اصل میں ہے ثنائے شہِ زمن
آیات میں ڈھلی ہوئی قامت حضور ﷺ کی

جن پر خدا اور اُس کے فرشتے پڑھیں درود
وہ ذاتِ مصطفیٰ ہے وہ عترت حضور ﷺ کی

بدر کمال بن کے وہ لائے خدا کا نور
ہے تیرگی میں چاندنی طلعت حضور ﷺ کی

گلزار ہست و بُود میں اُن سے ہے رنگ و بُو
مہکی ہوئی ہے دہر میں نکہت حضور ﷺ کی

سچے خدا کا راستہ دکھلا دیا ہمیں
ہے رہنمائے راستی دعوت حضور ﷺ کی

کلمہ پڑھا کے دامنِ رحمت میں لے لیا
اُمت پہ کس قدر ہے یہ نعمت حضور ﷺ کی

پایا ہے جس نے دین، خدا کے حبیب کا
کتنی وہ خوش نصیب ہے اُمّت حضور ﷺ کی

چرچا ہے کُو بکُو مرِے آقا کا چار سُو
پہنچی کہاں کہاں نہیں شہرت حضور ﷺ کی

لاہوت تک سجائے گئے آسماں سبھی
ہے کس قدر خدا کو بھی چاہت حضور ﷺ کی

''قَوسَینِ'' تک کا فاصلہ آتا ہے کچھ سمجھ
''اَدنٰی'' میں فوقِ فہم ہے قربت حضور ﷺ کی

فرمایا ''اِذ رَمَیتَ'' ولے ذاتِ حق ''رَمَا''
ہے ماورا گماں سے بھی طاقت حضور ﷺ کی

اُنگلی اُٹھا کے چاند کو دو نیم کر دیا
اللہ رے یہ عظمت و رفعت حضور ﷺ کی

دیتے ہیں سنگ زن کو بھی آقا مِرے دُعا
ہے جاں کے دشمنوں پہ بھی شفقت حضورﷺ کی

مدّاح حُسنِ خلق کے احباب ہی نہیں
اغیار بھی ہیں مانتے عظمت حضورﷺ کی

تبلیغِ دیں ، سیاست و جنگ و سکون میں
غالب رہی بصیرت و حکمت حضورﷺ کی

گھر بار اپنا چھوڑ دیا دیں کی راہ میں
قربانیوں کا درس ہے ہجرت حضورﷺ کی

قرآنِ پاک میں بصراحت ہے یہ لکھا
طاعت ہے کردگار کی ، طاعت حضورﷺ کی

مطلوبِ مصطفیٰ ہے خدا کی رضا فقط
اللہ کی رضا کو ہے رغبت حضورﷺ کی

کر بیٹھیں لوگ جس گھڑی ظلم اپنی جان پر
ہے حکم ، ہوں وہ حاضرِ خدمت حضورﷺ کی

بخشش خدائے پاک سے پس وہ کریں طلب
چاہیں پئے نجات شفاعت حضورﷺ کی

ہو گی قبول توبہ بھی اور اس پہ مستزاد
رحمت خدائے پاک کی برکت حضورﷺ کی

کیا کام کر دکھائے محمدﷺ کی آل نے
کیا کام کر گئی ہے یہ نسبت حضورﷺ کی

تطہیر کررہا ہے خدا آپ ہی بیاں
کتنی بلند شان ہے عترت حضورﷺ کی

اَللہ رے جماعتِ اَصحابِ مصطفٰے
محکم بنائے دین ہے قوّت حضورﷺ کی

مینار بن گیا وہ ہدایت کے نُور کا
پائی ہے جس چراغ نے صحبت حضور ﷺ کی

دنیا و آخرت میں اُسے مل گئی فلاح
اپنائی جس غلام نے سنّت حضور ﷺ کی

سیرت کا عکس ہو مرِے طرز حیات میں
آنکھوں کے سامنے رہے صورت حضور ﷺ کی

آؤ سجائیں محفلِ میلاد دوستو!
ہے ایک عیدِ عاشقاں وصلت حضور ﷺ کی

آؤ کہ ہم سمیٹ لیں بھربھر کے جھولیاں
بکھری ہے کائنات میں رحمت حضور ﷺ کی

یا رب مجھے اب اذنِ دیار حبیب دے
مجھ سے سہی نہ جائے ہے فرقت حضورﷺ کی

مل جائے گا سوالِ نکیرین کا جواب
ہو گی لحد میں جس گھڑی رُویَت حضور ﷺ کی

الطافؔ جب تلک کہ زُباں میں سکت رہے
زیبِ سخن رہے مرِے سیرت حضور ﷺ کی

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

ہجر کے لمحے ستائیں ، مرے مکّی مدنی
اپنے قدموں میں بلائیں ، مرے مکّی مدنی

کِھل اٹھیں چار طرف اسمِ محمد ﷺ کے گلاب
یوں مرے گھر کو سجائیں ، مرے مکّی مدنی

شوقِ پا بوسی میں بیتاب کھڑا ہوں کب سے
پیاس ہونٹوں کی بجھائیں ، مرے مکّی مدنی

رُوئے وَالشّمس کی پُر نُور جھلک ہے درکار
غم کی چھائی ہیں گھٹائیں، مرے مکّی مدنی

فرشِ رہ کب سے ہیں یہ شبنمی پلکیں میری
آپ ﷺ تشریف تو لائیں ، مرے مکّی مدنی

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

ذرّے ذرّے کی زُباں پر ہیں ترانے تیرے
گنگناتی ہیں فضائیں ، مِرے مکّی مدنی

تُجھ سا غمخوار نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں
حالِ دل کس کوسنائیں ، مِرے مکّی مدنی

وِہ نشہ چاہوں کہ پھر ہوشِ طلب سے جاؤں
جام آنکھوں سے پلائیں ، مِرے مکّی مدنی

یہ تو پگلا ہے نہیں اس کا جہاں میں کوئی
طعنے غیروں کے رُلائیں ، مِرے مکّی مدنی

دشتِ اُلفت میں ہیں بیتاب بھٹکتی آنکھیں
دید بن چین نہ پائیں ، مِرے مکّی مدنی

تکتے تکتے تجھے ، الطافؔ جہاں سے اُٹھے
روز و شب ہیں یہ دعائیں ، مِرے مکّی مدنی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆

جان و دل سے ترا دیوانہ گزر جائے گا
شدتِ غم سے ترے ہجر میں مر جائے گا

ہفت افلاک سے ادراک سے آگلی جانب
نہ گیا ہے ، نہ کوئی اور ، بَشر جائے گا

بُردِ رحمت میں ہی عاصی کو چُھپا رہنے دو
ورنہ شیرازۂ عصیاں ہی بکھر جائے گا

کیوں نہ بیتاب ہوں عشاق مدینے کیلئے
شمع ہوگی جہاں پروانہ اُدھر جائے گا

تجھ سے پہچان مری ، میرے رسولِ عربی ﷺ
دَر ترا چھوڑ کے الطافؔ کدھر جائے گا

☆

دمِ آخر ترا اے کاش نظارا ہوتا
پھر خوشی سے مجھے مرنا بھی گوارا ہوتا

کالی کملی کو سجائے ہوئے بدرِ تاباں
میرا تاریک مقدّر بھی سنوارا ہوتا

چومتا رہتا میں قدموں کو تمہارے ہر دم
سنگِ در گر مرے آقا ﷺ میں تمہارا ہوتا

اتنا آساں نہ تھا محشر میں گذرنا پُل سے
گر ترا نام نہ ہر گام پکارا ہوتا

مغفرت حشر میں الطافؔ کی کب ممکن تھی
گر میسّر نہ شفاعت کا سہارا ہوتا

☆☆☆☆☆☆☆

☆

جاں مری آپ پہ قربان رسولِ مدنی
آپ ہی سے مری پہچان رسولِ مَدَنی

تاجِ سَر ہیں مجھے نعلینِ مبارک تیرے
یہی بخشش کا ہے سامان رسولِ مدنی

تن بدن خون ہوا درد کے سنگریزوں سے
ہجر کی ٹوٹے گی کب سَان، رسولِ مَدَنی

پیت کے دِیپ مرے مَن میں جلائے رکھنا
یہ پریمی پہ رہے دَان، رسولِ مَدَنی

شاملِ قافلۂ نعت ہوا ہے الطافؔ
وہ ترا ایک حُدی خوان، رسولِ مَدَنی

☆☆☆☆☆☆☆

☆

تسلیم کرے ، جو نہ تجھ کو حَکَم
واجب ہے کہ ہو ، سر اس کا قلم

تُو مطمعِ فن، منشائے سخن
سب تیرے لئے، قرطاس و قَلَم

وَالنَّجم بھی تُو ، وَالفَجر بھی تُو
تُو شَمسُ الضُّحیٰ، مِصبَاحِ الظُّلَمْ

رہے پیشِ نظر ، دَر سَفَر و حَضَر
ترا روئے حسیں ، یا شاہِ اُمَم

ایوبی و خالد، کی صورت
دے غلبہ ہمیں ، بَر ارضِ شُلَم

الطافؔ حزیں ، کی ہے یہ دعا
مٹ جائیں شہا ، سب رنج و الم

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆

اے بادِ صبا جانا ، پیغام مِرا دینا
کس حال میں ہے اُن کا، دیوانہ بتا دینا

طُوفان بلا کا ہے بپھری ہوئی موجیں ہیں
منجدھار میں ناؤ ہے ساحل پہ لگا دینا

تُو رحمتِ عالم ہے ،شفقت ہے تِرا شیوہ
زخموں کے مقابل بھی، دشمن کو دعا دینا

دل خون ہوا میرا، آنکھوں سے لہو ٹپکا
اے چارہ گرو لا کے، وہ خاکِ شفا دینا

کھویا ہوں تصوّر میں، آنکھوں میں وہ چہرہ ہے
اعجاز ہے آقا ﷺ کا یُوں جلوہ دکھا دینا

سوتا ہوں میں رو رو کے، فرقت میں تری آقا ﷺ
سپنے میں کبھی آ کر، روتے کو ہنسا دینا

غم ہو کہ خوشی مجھ کو، درکار رضا تیری
جب چاہو ہنسا دینا، جب چاہو رُلا دینا

غفار مِرا خالق ، رحمت ہیں مِرے آقا ﷺ
دوزخ کے نہیں بس میں، اب مجھ کو جلا دینا

کیوں میرے مقدر میں، صدمے ہیں جدائی کے؟
آتا ہے تمہیں آقا ﷺ ، تقدیر جگا دینا

آقا ﷺ نے سدا اپنا ، دروازہ کُھلا رکھا
آیا نہ فقیروں کو ، دَر دَر پہ صدا دینا

پل بھر میں جو مہکا دے مُرجھائے ہوئے غنچے
الطاف کے گلشن کو وہ تازہ ہوا دینا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆

تیرے مئے خانۂ وحدت سے پیئے جاتا ہوں
اِس عنایت کے سہارے پہ جیئے جاتا ہوں

پُھول کھلتے ہی مِرے زخم ہَرے ہوتے ہیں
سوزنِ ضبط سے دامن کو سیئے جاتا ہوں

کاش قدموں سے لپٹتے ہی اجل آ جاتی
ایک حسرت ہے جو سینے میں لئے جاتا ہوں

رُخِ زیبا کو نگاہوں میں سجا رکھا ہے
یہ عبادت میں شب و روز کیئے جاتا ہوں

کب مدینے سے مری سمت پیام آئے گا
کب سے فریاد پہ فریاد کئے جاتا ہوں

مانگنے کا بھی سلیقہ تو نہیں ہے مجھ کو
چشمِ حیراں لبِ خاموش لئے جاتا ہوں

جن کی قسمت تھی وہ الطاف مدینے پہنچے
ناتوانی کو میں الزام دیئے جاتا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

واہ حسن ترا ، محبوبِ خدا ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ
دل و جان فدا ، اے ماہ لقا ، سُبحانَ اللہ سُبحانَ اللہ

لب لعلِ یمن ، دندان سَمن ، غنچہ ہے دہَن ، مخمور نیَن
جلوہ ہے ترا، کیا ہوش رُبا ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ

رنگت کہ لگن ، نورانی کرن ، زُلفوں کی پھبن ، ہے صبر شکن
مُکھ بدرِ دُجیٰ، دیکھو تو ذرا ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ

اے جدِّ حسن، اے روحِ چمن ، ترا عطرِ بدن ، چوں مشکِ خُتن
بے سایہ ترا ، ہے قدِ عُلا ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ

ہر سخن ترا ، ہے گُلِ رَعنا ، ہر چلن ترا ہے موجِ صبا
شبنم کی طرح ، کردار ترا ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ

اے شاہِ عرب ، اے عالی نسب ، تُو رحمتِ رب ، بخشش کا سبب
پاپوش تِرا ، ہے عرش رسا ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ

از فرشِ زمیں ، تا عرشِ بریں تجھ جیسا حسیں ، دیکھا نہ کہیں
تُو نجمِ ہُدیٰ ، تُو شمسِ ضُحٰے ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ

تخلیقِ جہاں ، سب کون و مکاں ، تجھ سے ہی عیاں ، اسرارِ نہاں
تجھ سے ہے ضیا ، اے نورِ خُدا ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ

ہر بات مِری ، ہے نعت تِری ، ہر نعت تِری ، سوغات مِری
میں تیرا ہوا ، تُو میرا ہوا ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ

یہ شجر حجر ، یہ خشک یہ تر ، یہ شمس و قمر ، یہ جِن و بشر
خود آپ خدا، ہے دُرود سرا ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ

الطافؔ کہ تھا، گلیوں کا گدا، تِرا پیار مِلا ، خوشحال ہوا
منگتے کو صِلہ، کیا خُوب مِلا ، سُبحانَ اللہ ، سُبحانَ اللہ

☆☆☆☆☆☆

☆

میخانہ تِرا آباد رہے، اے میرے نبی اے میرے نبی ﷺ
مَے خوار تِرا دلشاد رہے، اے میرے نبی اے میرے نبی ﷺ

تِری رحمت میرے ساتھ رہے، ہاتھوں میں تِرے مِرا ہاتھ رہے
ہر گام تِری امداد رہے، اے میرے نبی اے میرے نبی ﷺ

شمشیر بکف ہیں دشمنِ دیں، رنگین ہوئی جاتی ہے زمیں
ہمیں تیری بصیرت یاد رہے، اے میرے نبی اے میرے نبی ﷺ

مردُود مِٹیں مَلعون مِٹیں، تِری آل رہے تِرا دین رہے
نہ یزید نہ اِبنِ زیاد رہے، اے میرے نبی اے میرے نبی ﷺ

الطافؔ کڑے دن کٹ جائیں، ادبار کے بادل چھٹ جائیں
مقبول ہر اِک فریاد رہے ، اے میرے نبی اے میرے نبی ﷺ

☆☆☆☆☆☆☆

☆

نہ میں پہنچوں ، نہ وہ آئیں تو پھر کس کار کا جینا؟
بغیر اُن کے مِرا جینا ، ہوا بے کار کا جینا

وہ شاہوں سے بھی افضل ہیں ، گدا ہیں جو ترے دَر کے
کُجا جینا فقیروں کا کُجا زردار کا جینا

منور کر دیا سارے جہاں کو نُورِ یزداں سے
یگانہ ہے زمانے میں شہِ ابرار کا جینا

لہو میں قافلہ ڈوبا تو کربل میں نظر آیا
اُدھر کِردار کا مرنا اِدھر کردار کا جینا

ترے دیدار سے الطافؔ کو ہوگی شفا آقاﷺ
بجز اس کے نہیں ممکن ترے بیمار کا جینا

☆☆☆☆☆☆

☆

نعت سے تیری مِرا کام ہوا جاتا ہے
کہ غلاموں میں مِرا نام ہوا جاتا ہے

بیت جائے نہ کہیں رات تڑپتے روتے
دِل پریشان سرِ شام ہوا جاتا ہے

میکدے میں ترِے الطاف و کرم سے ساقی
جو بھی آتا ہے وہ گُلفام ہوا جاتا ہے

چاند سورج ہو ، ستارا کہ سراجِ شب[1] ہو
تیرے ہی نُور کا پیغام ہوا جاتا ہے

[1] جگنو مراد ہے جسے عربی میں سراج اللیل کہا جاتا ہے۔

کوئی آہٹ ہو گماں تیرا گزرتا ہے مجھے
میرا وجدان ترے نام ہوا جاتا ہے

جاں لپکتی ہے قدمبوسی آقا ﷺ کو مگر
مثلِ زنداں مرا اندام ہوا جاتا ہے

پھر ترے پیار کے نغمات ہیں جاری لب پر
پھر یہ الطاف پہ انعام ہوا جاتا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

☆

نہیں کوئی ثانی ، ترا میرے آقا ﷺ
تری ذات ہے آسرا میرے آقا ﷺ

کرو دستگیری کہ ہوں ڈوبنے کو
ترا ہوں بھلا یا بُرا ، میرے آقا ﷺ

سمایا ہے آنکھوں میں تیرا سراپا
جچے کیا ، کوئی دوسرا میرے آقا ﷺ؟

میں دوشِ ہوا پہ خسِ ناتواں ہوں
سناؤں کسے ماجرا ، میرے آقا ﷺ

شفاعت سے اپنی نہ محروم رکھنا
ترا ہوں ترا ہوں ، ترا میرے آقا ﷺ

مری ناتوانی مجھے لے نہ ڈوبے
کہ سنتا ہوں بانگِ درا میرے آقا ﷺ

دلِ عاشقاں پر ہے اک وجد طاری
ہے الطاف نغمہ سرا ، میرے آقا ﷺ

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆

سارے عالم میں ترا راج مدینے والے
فخرِ اُمّت ، مرے سرتاج مدینے والے

کل تلک تابِ شکیبائی کہاں سے لاؤں
کیجیے دیدار عطا آج مدینے والے

تری نسبت کے تقاضوں کو نبھاؤں کیسے؟
خود ہی رکھیئے گا مری لاج مدینے والے

جو کھرچ دیتا ہے زنگار دِلوں سے کالک
سنگِ در ہے ترا وہ ساج مدینے والے

اپنی کملی میں چھپا کر مجھے روزِ محشر
ڈھانپ لیجے گا مرے پاج مدینے والے

در پہ بٹتے ہوئے گنجینے لئے شاہوں نے
سب سخی ہیں ترے محتاج مدینے والے

تیری توصیف ہو الطاف کے لب پر جاری
ہو یہی کام یہی کاج مدینے والے

☆☆☆☆☆☆

☆

آ گیا پھر بہار کا موسم
زندگی میں نکھار کا موسم

تتلیاں ہیں گلوں پہ اور بھنورے
آیا بوس و کنار کا موسم

حسنِ فطرت ، رُباب و سرمستی
زمزمۂ ہزار کا موسم

بزمِ انجم ، طیور کے نغمے
جشنِ لیل و نہار کا موسم

جلوہ گر ہے جمال و رعنائی
عاشقانِ نگار کا موسم

رنگ و نکہت عجب ہے پھولوں میں
ہے بناؤ سنگھار کا موسم

چار سو ہے جہاں میں رنگینی
ہے سکون و قرار کا موسم

دو کمانوں سے کم ہوئی قربت
آ گیا وصلِ یار کا موسم

پھر سے دیکھوں کبھی شہِ بطحا
شہرِ رحمت میں پیار کا موسم

جامِ کوثر ، حجاز کا مینا
چشمِ ساقی ، خُمار کا موسم

چاہوں الطافِ وصلِ جاناں
رحمتِ کردگار کا موسم

☆☆☆☆☆☆☆

☆

دِل میں تجھ کو بسا لیا میں نے
گھر خُدا کا سجا لیا میں نے

حسنِ مطلق چھپا خزانہ تھا
تیری نسبت سے پا لیا میں نے

میں ترا سنگِ دَر نہ چھوڑوں گا
دَرِ مقصود پا لیا میں نے

جب شفاعت حضورﷺ نے کر دی
شرم سے سر جھکا لیا میں نے

ساری دنیا کو چھوڑ کر آقاﷺ
تجھ کو اپنا بنا لیا میں نے

بحرِ اُلفت میں ڈال کر ناؤ
اب تو لنگر اٹھا لیا میں نے

بن ترے ہے علاج ناممکن
زخم کیا کیا دِکھا لیا میں نے

اب تو الطاف پر عنایت ہو
درد اپنا سنا لیا میں نے

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆

☆

نور آیا نور لایا ، سب اندھیرے چھٹ گئے
خالق و مخلوق میں ، جو فاصلے تھے گھٹ گئے

اہلِ دیں کا جذبۂ شوقِ شہادت دیکھئے
تین سو تیرہ ، ہزاروں کے مقابل ڈٹ گئے

زندگی و موت کا یہ طور بھی کیا خوب تھا
دین کی خاطر جئے ، دیں کے لئے ہی کٹ گئے

بوسے لیتے تھے نبیﷺ جن کے لب و رخسار کے
کربلا کے ذرّے اُن ، لالہ رُخوں سے پٹ گئے

ایک قرآں ، ایک مُرسل ، ایک ہی ہم سب کا رب
پھر بھی کیوں الطاف ہم سو مسلکوں میں بٹ گئے

☆☆☆☆☆

☆

کرم ہے کرم ہے کرم میرے آقا ﷺ
کہ قائم ہے اب تک بھرم میرے آقا ﷺ

وسیلے سے تیرے ملا گھر خدا کا
تجھی سے سجا ہے حرم میرے آقا ﷺ

اطاعت ہے تیری خدا کی اطاعت
کہ خلقت میں تو ہے پَرَم[1] میرے آقا ﷺ

تمہاری سخاوت ہو میراث میری
نہ ہو میری فطرت بَرَم[2] میرے آقا ﷺ

ہوں الطاف پر تیرے الطاف دائم
بجز کچھ نہیں ہے مَرَم[3] میرے آقا ﷺ

[1] اوّل - پہلا - مکمل ترین ذات - افضل ترین ذات (فیروز اللغات)

[2] بخیل (فرہنگ تلفظ)

[3] مقصد - مدعا - غرض (فیروز اللغات)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆

خوشی سے آنکھوں کے جام چھلکے، حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے
گلوں کے گالوں پہ اشک ڈھلکے، حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

بچھائیں پلکیں جھکائیں نظریں، پڑھیں دُرود و سلام مل کر
سُنائیں نغمے یہ ہلکے ہلکے، حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

دو نیم بسمل تڑپ رہے تھے، حیاتِ نو کی نوید لائے
وگرنہ مہماں تھے آج کل کے، حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

ہیں لیل زُلفیں نہار چہرہ، کبھی اندھیرا کبھی سویرا
حسین صورت بدل بدل کے، حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

سمندروں کی یہ پھول جھڑیاں، کہ ناچتی ہیں حسین پریاں
یہ جھانکتی ہیں اُچھل اُچھل کے، حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

شہہ عرب کی چلی ہے ناقہ ، سواری کیسی سوار کیسا
اٹھائے پاؤں سنبھل سنبھل کے، حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

ہوئی ہے الطاف اب رسائی، کبھی نہ قدموں سے ہو جدائی
میں چوموں لپٹوں مچل مچل کے، حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

☆☆☆☆☆☆☆

☆

میں سوندی تے روندی آں، پر اُٹھدی ہسدی ہسدی آں
کون آندا اے میرے خواباں وچ، گل لگدی اے نہ دَسدی آں

اکھاں، مکھڑے توں نہ ہٹدیاں نیں، پیّاں کرکر وضو تکدیاں نیں
اُوہ سوہنا اے ساری خلقت وچ، میں ویکھدی مُول نہ رجدی آں

خوشبوواں دے بُوہے کھُلدے نیں، جیویں مشک تے عنبر ڈُلھدے نیں
جیہدے آیاں کلیاں ہسدیاں نیں، اُہدے دم دے نال میں وسدی آں

لُوں لُوں وچ پیار اُنہاں دا اے، نہ ویکھاں دل گھبراندا اے
میں چُک چُک اڈیاں تکدی آں، تے وانگ شُدیناں نسدی آں

سُرمے دی وٹ سجاوندی آں، ہنجواں دا تیل میں پاوندی آں
لا اگ جگر بنیرے تے، دو نیناں دے دِیوے رکھدی آں

بے عیب تے واقف غیب دا اے، کوئی ہور نہ اُوہدے نال دا اے
لج پال پریت نبھاوندا اے اوہدے قدماں تے سر رکھدی آں

ہُن سدلے کول نمانی نوں، گرلاندی تے دھکڑے کھانی نوں
تینوں واسطہ اپنے خالق دا، آسکدی تے رہ وی نہ سکدی آں

سورج نے کنی بھن لئی اے ، آؤ سکھیو رل مل گالی اے
کجھ مٹھڑے نغمے متراں دے، کھنجی عمر! میں ہُن ناں کھنجدی آں

ساری امت دے میں والیاں نوں، سوہنے مکھڑے تے زُلفاں کالیاں نوں
الطاف اُنہاں دل دے جانیاں نوں، بنداکھیاں دے نال پئی تکدی آں

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

☆☆

☆

برتر ہے خلائق میں تُو محبوبِ الٰہی
دیتا ہے تری شان پہ قرآن گواہی

ہے خاک نشینوں کی سرِ عرش رسائی
پائی ترے قدموں سے غلاموں نے وہ شاہی

ازراہِ کرم مجھ کو بُلا لیجئے طیبہ
بن تیرے تڑپتا ہوں ہم صورتِ ماہی

قربان بہ ایں بیش بہا لطف و عنایت
یک لحظہ پریشانیء اُمّت نمی خواہی

بے ذکر و ثناء قلبِ مسلمان ہے ایسے
جس طرح کہ ہو نُور کے ہالے میں سیاہی

اللہ کی رسی کو اگر تھام کے رکھتے
ہوتی نہ کسی طور بھی اُمت کی تباہی

اعمال پہ موقوف نہیں بخششِ اُمت
کام آئے گی آقاﷺ تری الطاف نگاہی

☆☆☆☆☆☆☆

☆

تیری چوکھٹ پہ مر گیا ہوتا
بَن کے خوشبو بکھر گیا ہوتا

ہجر ترے یوں تڑپتے رہنے سے
کتنا بہتر تھا مر گیا ہوتا

اُڑ گئے میرے ہوش محشر میں
کاش پہلے سے ڈر گیا ہوتا

تُو نے جینے کا حوصلہ بخشا
ورنہ جاں سے گزر گیا ہوتا

درسِ سیرت جو آپ ﷺ سے لیتا
میں بھی کتنا سُدھر گیا ہوتا

دیکھ لیتے تو بات بن جاتی
گزر اچھا سفر گیا ہوتا

بیچ منجدھار دستگیری کی
ورنہ تہہ میں اُتر گیا ہوتا

اُن کی نسبت کی ڈھال تھی ورنہ
کب کا الطاف ، سر گیا ہوتا

☆☆☆☆☆☆☆

☆

آپ ﷺ جیسا تو نہیں، کوئی حسیں، کوئی حسیں
ہو گیا سب کو یقیں، سب کو یقیں سب کو یقیں

تیری تصدیق پہ اَن دیکھے خدا کے آگے
جھک گئی سب کی جبیں،سب کی جبیں ، سب کی جبیں

تُجھ سے اِخلاق کا ، اطوار کا مالک آقا ﷺ
ساری خِلقت میں نہیں،کوئی نہیں،کوئی نہیں

ہم غلامانِ محمد ﷺ ہیں ، سَگانِ طیبہ
دَر سے جائیں نہ کہیں، اور کہیں، اور کہیں

رشک کرتے ہیں ملائک تری بشریت پر
نازشِ عرشِ بریں، عرشِ بریں، عرشِ بریں

آ گیا لرزہ ، سلاطین کے ایوانوں میں
آ گئی فتحِ مبیں، فتحِ مبیں، فتحِ مبیں

تیری صحبت سے وہ مخدومِ زمانہ ٹھہرے
سارباں، ریگ نشیں، ریگ نشیں، ریگ نشیں

عقل پہ راج ترا دل پہ حکومت تیری
تن بدن زیرِ نگیں، زیرِ نگیں، زیرِ نگیں

سبز الطاف رہے گنبدِ خضرا کے تلے
یہ مری پاک زمیں، پاک زمیں، پاک زمیں

☆☆☆☆☆☆☆
☆☆☆☆
☆☆

☆

لوگ کہتے ہیں ”بے سہارا ہے“
آپ یارسول اللہ کہہ دیجئے ”ہمارا“ ہے

زاہدوں کی جزا خدا جانے
عاصیوں کا تُو ہی سہارا ہے

جس کو جبریل دیکھتے آئے
تُو وہی اوّلیں ستارا ہے

مِثل تیری یارسول اللہ نہیں حسیں کوئی
دستِ قدرت نے یوں سنوارا ہے

تُو جو چاہے خدا وہی چاہے
تم خدا کے تمہارا ہے

اُسی لمحے مدد کو آ پہنچے
جب بھی ہم نے تمہیں پکارا ہے

''کَنزِ مَخفی'' کا بھید عالم میں
تیرے ہی دم سے آشکارا ہے

ڈھانپ لیتا ہے سب نشیب و فراز
تُو وہ رحمت کا ایک دھارا ہے

دولتِ عشقِ مصطفےٰ ﷺ کے بغیر
زندگی سر بہ سر خسارا ہے

کیوں زباں پر نہ ذِکر تیرا ہو
جان و دل سے ہمیں تُو پیارا ہے

غیر کے در پہ جائے کیوں الطافؔ
وہ سگِ در فقط تمہارا ہے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

☆

آنکھیں ہیں مری تشنۂ دیدارِ محمد ﷺ
ڈھونڈیں وہی زلف و لب و رخسارِ محمد ﷺ

میں ہجر کے تپتے ہوئے صحرا میں کھڑا ہوں
دل ڈھونڈتا ہے سایۂ دیوارِ محمد ﷺ

پھر دل کو ستاتی ہے مدینے کی تمنا
بے کل ہوں پئے کوچۂ و بازارِ محمد ﷺ

کیا میری نگاہوں میں جچے تاجِ سلیماں
ہے پیشِ نظر طرّۂ دستارِ محمد ﷺ

کونین میں اُس مہرِ رسالت کے ہیں جلوے
ہر سمت ضیا پاش ہیں انوارِ محمد ﷺ

ثانی کوئی اُس خلقِ مجسّم کا نہیں ہے
بے مثل زمانے میں ہے کردارِ محمد ﷺ

ہیں شارحِ آیات ، احادیث نبی ﷺ کی
قرآن کی تفسیر ہے گفتارِ محمد ﷺ

مصروفِ ثنا خالق و مخلوق ہیں دونوں
موضوعِ سُخن حُسنِ طرحدارِ محمد ﷺ

کچھ زور چلے گا نہ چلا بُو لہبوں کا
ہے خالقِ کونین مددگارِ محمد ﷺ

پھولے پھلے یہ گلشنِ تطہیر ہمیشہ
محفوظ خزاں سے رہے گلزارِ محمد ﷺ

لائی ہے مواجہ پہ مجھے دید کی حسرت
حاضر ہوں پئے اِذنِ دگر بارِ محمد ﷺ

اللہ نے بھیجا ہے یہ پنجتن کا سفینہ
ڈوبیں گے نہ زنہار طلبگارِ محمد ﷺ

بخشش کے لئے آؤ کریں چارہ خدا سے
با ذکرِ نبی، عترتِ اطہارِ محمد ﷺ

قائم رہے الطاف ترا ربط تصور
رکھتا ہے تجھے حاضرِ دربارِ محمد ﷺ

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

☆

اے ساقیء دلدار مدینے کے شہنشاہ
پیاسا ہے یہ مئے خوار مدینے کے شہنشاہ

ویرانہء دل آب و گیہ کو ہے ترستا
اے ابرِ کرم بار مدینے کے شہنشاہ

خود خُلد بصد شوق قدم آن کے چومے
پا لیں جو ترا پیار مدینے کے شہنشاہ

مطلوب نہیں سر پہ ہُما کا مجھے سایہ
نعلین ہیں درکار مدینے کے شہنشاہ

ہو جائے گی آسان مجھے نزع کی تلخی
گر ہو ترا دیدار مدینے کے شہنشاہ

ذہنوں سے ہوئی محو ، گُل تازہ کی خوشبو
طُرفہ تری مہکار مدینے کے شہنشاہ

کردار کے مظہر ترے اسمائے مقدس
بے مثل ہیں! سرکار مدینے کے شہنشاہ

پرواز تخیل سے ورا شان ہے تیری
اللہ کے شہکار مدینے کے شہنشاہ

ہر فرد ہے بیتاب قدمبوسی کی خاطر
اُمت کے نگہدار مدینے کے شہنشاہ

حاضر ہیں شہنشاہ بھی کشکول سنبھالے
عالی ترا دربار مدینے کے شہنشاہ

الطاف کی خواہش ہی نہیں تیرے سوا کچھ
ہُوں تیرا طلبگار مدینے کے شہنشاہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆

قربان تری شان پہ اے شاہِ مدینہ
کیا خوب سکھایا ہمیں جینے کا قرینہ

پوشیدہ اطاعت میں ہے ہر ایک کا حصّہ
وہ رحمتِ عالم ہیں عنایت کا خزینہ

تجھ ایسا نہیں اور کوئی سارے جہاں میں
بے سایہ ترا جسم تو ہے عطر پسینہ

پھیلا ہے ترے نور سے ہی دن کا اُجالا
معمور ترے ذکر سے ہے بزمِ شبینہ

درکار پنہ تیری یزیدوں کے ستم سے
آتا ہوں لئے ساتھ قبیلے کا سفینہ

اک فرش ہی کیا عرش تلک دھوم مچی ہے
آیا ہے شہِ دیں کی ولادت کا مہینہ

ہے عشقِ محمد ﷺ سے ہی ایمان مکمل
جز ذکرِ الٰہی نہیں الطافِ سکینہ

☆☆☆☆☆

☆

جام آنکھوں سے پلا ، اور پلا اور پلا
ٹوٹ جائے نہ نشا ، اور پلا اور پلا

رنگ و لذت ترے ہونٹوں کی نشہ آنکھوں کا
پایا سہ گُونہ مزا ، اور پلا اور پلا

زلفِ دیجور بھی ، ساقیِ بھی ، رُخِ روشن بھی
اور اشکوں کی گھٹا ، اور پلا اور پلا

جام میں جب سے ترا چہرہ نظر آنے لگا
شوقِ مئے اور بڑھا ، اور پلا اور پلا

چار سُو نُور مرے قلب و نظر نے پایا
رازِ سر بستہ کُھلا ، اور پلا اور پلا

لطف کچھ ایسا دیا ساقی گری نے تیری
ہر نفس بول اُٹھا ، اور پلا اور پلا

تیرے مئے خانے سلامت رہیں ، میخوار ترے
اے مدینے کے شہا ، اور پلا اور پلا

جس نے اِک بار بھی پی لی ترے میخانے سے
عمر بھر کہتا رہا ، اور پلا اور پلا

پیاس آنکھوں کی وہی اور وہی تشنہ لبی
ساقیا اور پلا ، اور پلا اور پلا

کون کہتا ہے بڑی چیز ہے بادہ نوشی
اِس سے ملتا ہے خدا ، اور پلا اور پلا

دیکھ کر عام کرم تیرا سبھی رندوں پر
کہہ اُٹھے ارض و سما ، اور پلا اور پلا

باریابی کا ابھی اذن ہوا چاہتا ہے
رات بھیگی ہے ذرا ، اور پلا اور پلا

بات الطاف مقدر کی ہے پھر کب جاگیں
دے صدا پر یہ صدا ، اور پلا اور پلا

☆☆☆☆☆

☆

دن رات میں آہیں بھرتا ہوں ،ترِی یاد میں چھپ چھپ روتا ہوں
اس طرح سے جی کر پالوں گا ، کیا میں بھی کسی کا ہوتا ہوں؟

مشتاق ہوں تیری دید کا میں ، کسی کروٹ بھی کچھ چین نہیں
دن راہیں تکتے کٹتا ہے ، شب کانٹوں کی سیج پہ سوتا ہوں

مجھے ناز ہے اپنی قسمت پر ، ترِی آل کا خون رگوں میں ہے
ترے دین کی خاطر جیوں مرُوں ، کہ میں حسین وحسن کا پوتا ہوں

جب لوگ مدینے جاتے ہیں بَن یاس کی مؤرت دیکھتا ہوں
آنکھوں کے صدف پھر کھلتے ہیں ، اشکوں کے ہار پروتا ہوں

کسی روز تو گزریں گے آقا ﷺ، الطاف سرِرہ بیٹھا ہوں
شب و روز جدائی میں کب سے ، لہو رو رو قلم ڈبوتا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆

کچھ فکر نہیں مجھ کو حضور آپ ﷺ کے ہوتے
کر دے گا خُدا ، عَفو قصور آپ ﷺ کے ہوتے

وہ جامِ مئے ناب کہ ہو ساغرِ کوثر
سب ہیچ دو عالم کے سرور آپ ﷺ کے ہوتے

جچتے نہیں نظروں میں مِری قیصر و کسریٰ
پایا وہ فقیری میں غرور آپ ﷺ کے ہوتے

اسلام کے پرچم کو نگوں کر نہیں سکتے
چاہیں بھی اگر اہلِ شُرور آپ ﷺ کے ہوتے

وہ آپ ﷺ کو پاتے ہیں سدا حاضر و ناظر
حاصل ہے جنہیں شرحِ صدُور آپ ﷺ کے ہوتے

آ جائیں گے آقا ﷺ دمِ پرسش جو مدد کو
ہو جائیں گی پُر نور قبور آپ ﷺ کے ہوتے

چھیڑے نہ کوئی اُن کو جو کملی میں چھپے ہیں
کہہ دے گا خداوندِ غفور جل جلالہ آپ ﷺ کے ہوتے

میں بارگہِ رب کی حضوری سے ہوں لرزاں
نمٹیں مِرے آقا یہ اُمور آپ ﷺ کے ہوتے

آئے گی نہ آڑے یہ مِری آبلہ پائی
ہو جائے گا ہر دشت عُبور آپ ﷺ کے ہوتے

بخشش مِری ہو جائے گی سرکار کے صدقے
الطاؔف نہیں خوفِ نشُور آپ ﷺ کے ہوتے

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆

اِک خدا کا پیام لے آئے
سچے رب کا کلام لے آئے

ساری خلقت کی بہتری کے لئے
زندگی کا نظام لے آئے

بندگی کو خدائے برتر کی
ذِکر ، سجدہ ، قیام لے آئے

جسم و جاں کی جِلا ، بقا کے لئے
آپ ﷺ ، ماہِ صیام لے آئے

ایک مرکز پہ سب کے لانے کو
حجِ بیت الحرام لے آئے

مفلسوں کے لئے نظامِ زکوٰۃ
آپ ﷺ خیرِ تمام لے آئے

کفر سے زور آزمائی کو
تیغِ حق بے نیام لے آئے

علم و عرفان و آگہی کا نور
در محیطِ ظلام لے آئے

آپ ﷺ نے امن کو فروغ دیا
عافیت کا پیام لے آئے

ظلمتوں میں چراغِ دینِ ھدیٰ
آپ ﷺ خیرالانام لے آئے

جیسے قندیل میں کوئی مصباح
نورِ حق در صِمام لے آئے

نور ہی نور ہر طرف پھیلا
ایسی صبحِ دوام لے آئے

آپ ﷺ ہی سے جہانِ رنگ و بُو
ہست و بُود و قِوام لے آئے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے شانوں پر
آبِ رحمت غمام لے آئے

چاندنی جن کے رُخ کا پرتو ہے
حسنِ ماہِ تمام لے آئے

تیری آمد کا مژدہ عہد بہ عہد
انبیائے کرام لے آئے

تا ابد جس کو کچھ زوال نہیں
ایسا حسنِ دوام لے آئے

جو کسی اور نے نہیں پایا
ایسا ارفع مقام لے آئے

آپ ﷺ جیسا نہ دیں کوئی لایا
گو مذاہب تمام لے آئے

آپ ﷺ تشریف لائے آخر میں
پر رسالت مُدام لے آئے

کٹ گیا دَورِ جبر و استبداد
ظالمیں را زِمام لے آئے

ناز یونہی نہیں کیا کرتے
کوئی ہم سا امام لے آئے

سب کے حاجت روا مرے آقا ﷺ
در پہ دُکھڑے غلام لے آئے

کتنا الطاف اُن کا احساں ہے
دینِ خیرو سلام لے آئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کب ملاقات ہو گی؟

بہاروں کی رُت یا کہ برسات ہو گی
سہانا وہ دن یا حسیں رات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے جب ملاقات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے کب ملاقات ہو گی؟

وہ زر تار ملبوس میں شب کا دُلہا
کہ جھلمل ستاروں کی بارات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے جب ملاقات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے کب ملاقات ہو گی؟

گریں آبشاریں رسیلے سُروں میں
وہ گُن گاتی ندیوں کی سوغات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے جب ملاقات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے کب ملاقات ہو گی؟

چلے بادِ صبح لئے کیفِ مستاں
ثنا خوان و رقصاں نباتات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے جب ملاقات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے کب ملاقات ہو گی؟

نہ رنگ و بُوئے گُل، نہ قُمری نہ بلبل
نظر میں فقط آپ کی ذات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے جب ملاقات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے کب ملاقات ہو گی؟

پرندوں کے نغماتِ مِدحت سرائی
گلوں کے لبوں پہ مُناجات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے جب ملاقات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے کب ملاقات ہو گی؟

حضور آپ ﷺ کی آمدِ پاک گھر میں
مرے واسطے وجہِ برکات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے جب ملاقات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے کب ملاقات ہو گی؟

سجایا خدا نے فلک لامکاں تک
میں بندہ ہوں کیا میری اوقات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے جب ملاقات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے کب ملاقات ہو گی؟

نہ کچھ ہوش الطاف باقی رہے گا
جو مائل وہ چشم عنایات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے جب ملاقات ہو گی
حضور آپ ﷺ سے کب ملاقات ہو گی؟

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار
لَا فَتیٰ اِلا علی لَاسیف اِلا ذوالفقار

منقبت

درشانِ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

ہر زباں پر ہے نامِ علی یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی
آسماں پر علی ، بحر و بَر میں علی ، یاعلی یاعلی یاعلی

خانہ کعبہ میں تو نے جنم جو لیا، اِک نیا بابِ تاریخ لکھا گیا
مچ گیا غُلغُلہ ہر نگر ہر گلی ، یاعلی یاعلی یاعلی

ایک حملے میں خیبر کو سر کر لیا ، ضربِ وَاحد سے مَرحَب کو ٹکڑے کیا
تیغِ حیدر اُٹھی ، مچ گئی کھلبلی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

آبِ سادہ سے افطار روزہ کیا ، جو پکا تھا حوالے گدا کے کیا
رہ گئی گھر میں آتش جلی کی جلی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

شیر سے دو بدُو ہونا ممکن نہ تھا ، وار سجدے میں اِک خارجی نے کیا
سُرخُرو ہو کے جاں سُوئے یزداں چلی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

معرکہ پڑ گیا کُفر سے جب کبھی ، سب مجاہد پکارے علی یا علی
حیدری گیت گائے فضا منچلی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

دو قدم دو رکابوں میں رکھتے ہوئے ، ختم قرآن سارا وہ کر لیتے تھے
عقل سے ماورا اُن کی شانِ جلی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

تجھ کو دیکھا عبادت بری ہو گئی [1] ، کھوٹی تقدیر میری کھری ہو گئی
کِھل اُٹھی نام لیتے ہی دل کی کلی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

حق ترے ساتھ ہے حق کے ہے ساتھ تو [2] ، علم کا شہر آقا ﷺ ہیں دروازہ تو [3]
تُو وصیِ نبی ﷺ ، تو خُدا کا ولی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

ہاتھ تیرا اُٹھا کر یہ بولے نبی ﷺ ، جس کا میں مولا اس کا ہے مولا علی [4]
پھر میں کیوں نہ کہوں میرے مولا علی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

تیرا ساتھی خُدا کا ولی ہو گیا ، تیرا دُشمن خُدا کا عُدو بن گیا
کس قدر آشنائی ہے تیری بھلی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

معصیت میں گھرا ، جیسا تیسا سہی پھر بھی الطاف ہے تو ترا ہی علی
کر دو نظرِ کرم ، صدقہ مہرِ علی ، یاعلی یاعلی یاعلی یاعلی

احادیث مبارکہ ۱: علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ ۲: حق علی کے ساتھ اور علی حق کے ساتھ ہیں۔
۳: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ۔
۴: اے اللہ جو علی کا دوست ہے تو اسے اپنا دوست اور اس کے دشمن کو اپنا دشمن بنا لے۔

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

☆

ترس رہی تھی، جَبینِ خیبر ، قُدُومِ خیبر شکن کی خاطر
سُلگ رہی تھیں، علی کی آنکھیں ہگر لُعابِ دہن کی خاطر

یہ انتہا تھی اُس ابتدا کی ، چُنے گئے دُرِّ ناب ورنہ
تھا کون ؟ آتا جو ذبح ہونے ، وہی تھے دارورسن کی خاطر

عجب چلا ، جامِ ارغوانی، مِنیٰ سے کرب و بَلا کی جانب
بہتروں نے پیا خوشی سے ، وہ جام رسمِ کُہن کی خاطر

ہزار کرتے ہیں یہ جتن ہم، طلب میں رہتے ہیں بُوِ علی کی
ہیں کب بھٹکتے تمہارے عاشق، زمیں پہ مُشکِ خُتن کی خاطر

مِری عبادت، ہے تیری مِدحت، قرار پاؤں، سکون پاؤں
میں کیوں کرونگا لہو جگر کو، حصولِ دادِ سخن کی خاطر

صِغر سِنوں سے کبر سنوں تک، گلاب سارے نہائے خوں میں
ہے ریگِ کربل پہ خون بکھرا فروغِ حسنِ چمن کی خاطر

سبق پڑھایا کچھ ایسا تُو نے، کہ رہتی دنیا تلک مسلماں
کٹائیں گے سر ہمیشہ اپنا ، وہ دینِ شاہِ زمن کی خاطر

نویدِ فتحِ دوام دینے، نبی ولی سب لئے کھڑے ہیں
شرابِ کوثر، سنہری سہرے، کشادہ بانہیں، مِلن کی خاطر

دو نیم بسمِل پڑا ہوا ہوں، کرو جو الطاف میرے آقاﷺ
ترس رہا ہوں نہ جانے کب سے، زیارتِ پنجتن کی خاطر

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم سید عالم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا سَمَّيْتُ ابْنَتِي فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا وَمُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ

(کنز العمال ج۶، ص۲۱۹، صواعق محرقہ ص۱۵۱)

"کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے محبوں کو دوزخ سے آزاد کیا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ فَاطِمَةَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ

(المستدرک حاکم، ج۳، ص۱۵۲)

"کہ بے شک فاطمہ پاک دامن ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو دوزخ پر حرام فرما دیا ہے"۔

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

منقبت

در شانِ سیدۃ النساءُ

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نُورِ عینینِ نبی ﷺ، آپ ہیں دادی اماں
زینتِ بیتِ علی ، آپ ہیں دادی اماں

جن کے لالوں سا نہ آیا ، نہ کوئی آئے گا
اُمِ حَسنَین جَرِی ، آپ ہیں دادی اماں

جن کی تطہیر کی تصدیق ، خدا آپ کرے
وارثِ شانِ جلی، آپ ہیں دادی اماں

جن کی نسبت سے ہمیں ، شوکتِ سادات ملی
وجہِ اِکرام بنی ، آپ ہیں دادی اماں

رَشکِ شبنم ، گُلِ گُلزار و نسیمِ سَحرِی
فَخرِ خُشکی و تَرِی، آپ ہیں دادی اماں

تاجِ شہزادیِ جنت ہو ، کہ نِسواں کی شہی
جن کو زیبا ہے سبھی ، آپ ہیں دادی امّاں

مشک و عنبر ہو کہ جنت میں گلوں کی خوشبو
جن کے قدموں سے ملی آپ ہیں دادی امّاں

جن کے دَر پر ہیں کھڑے، ہاتھوں میں کشکول لئے
ساری دنیا کے ولی ، آپ ہیں دادی اماں

دِین و دُنیا کی تمنّا ہو، کہ عقبیٰ کی طلب
بھر دیں جھولی جو تہی ، آپ ہیں دادی اماں

لُطف فرمائیں جو اس بیٹے پہ، ہر شام و سحَر
وہ فقط اپنی مری، آپ ہیں دادی اماں

جن کی آغوش میں الطافؔ کو یوں نیند آئے
نہ کھلے آنکھ کبھی آپ ہیں دادی اماں

☆☆☆☆☆

منقبت

در شانِ سیدّنا شیخ محی الدین
عبدالقادر جیلانی ؓ

اے آلِ عبا، دُرِ عدنانی ، یا عبدالقادر جیلانی
ہر قول و عمل، ترا قرآنی ، یا عبدالقادر جیلانی

نبیوں میں محمد ﷺ، ہیں جیسے، ولیوں میں ہے تیری شان ایسے
وہ بھی لاثانی ، تو بھی لاثانی ، یا عبدالقادر جیلانی

زہرا کے قمر ، حیدر کے گہر، حسنین کے ہو تم لختِ جگر
ترا سارا گھرانہ ، نورانی ، یا عبدالقادر جیلانی

ترے دَم سے یہ دیں ، پھر زندہ ہوا ، ہر گنج زمیں تابندہ ہوا
شبِ تار میں تو ، مہِ شعشانی ، یا عبدالقادر جیلانی

پہلوں کی ولائت ، کے سورج ، سب ڈوب گئے ہاں ڈوب گئے
ترِی قائم و دائم تابانی ، یا عبدالقادرجیلانی

آ کاش ہو یا، ہو فرشِ زمیں ، کس جا پہ شہا ترِی دھوم نہیں
ہر جہت ہے تیری ، دیوانی ، یا عبدالقادرجیلانی

ساقی بھی الگ ، میخانہ الگ ، پینے کا یہاں، پیمانہ الگ
بے جام بٹے ، مئے عرفانی ، یا عبدالقادرجیلانی

اللہ نے تجھے بس ، یونہی نہیں ، یہ خلعتِ شاہی پہنایا
ترِی اصل تھی جانی ، پہچانی ، یا عبدالقادرجیلانی

سنتے ہیں قضائے مُبرم تو ، ٹل سکتی نہیں کِسی صورت بھی
مانی تو ترِی ، رب نے مانی ، یا عبدالقادرجیلانی

مرا نفس ازل سے ، امّارہ ، نہ ہے شب خیزی نہ ہے نالہ گری
ہو دور مری ، تن آسانی ، یا عبدالقادرجیلانی

سمجھے ہے عدو ، مجھے لاوارث ، امداد کرو مرے وارث ہو
زہے تیغِ دو دم، ترِی جولانی ، یا عبدالقادرجیلانی

بڑی دیر ہوئی ، ہے بچھڑے ہوئے ، بغداد بلا لو گھر اپنے
ہیں اُداس بہت ، دادا جانی ، یا عبدالقادرجیلانی

الطاف کہ سائل ، تیرا ہے، تیرے در کے سوا، پھر تُو ہی بتا
لے جائے کہاں ، تہی دامانی ، یا عبدالقادرجیلانی

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.faiz-e-nisbat.weebly.com